صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز سوموار مورخہ 26 ستمبر 2016ء بمطابق 23 ذوالحجہ 1437 ہجری بعداز دوپہر تین بجکر اڑتیس منٹ پر منعقد ہوا۔

جناب سپیکر، اسد قیصر مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

اَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ۔

وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِينَ آمَنُوا مِنكُمْ وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْأَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِينَهُمُ الَّذِي ارْتَضَىٰ لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُم مِّن بَعْدِ خَوْفِهِمْ أَمْنًا ۚ يَعْبُدُونَنِي لَا يُشْرِكُونَ بِي شَيْئًا ۚ وَمَن كَفَرَ بَعْدَ ذَٰلِكَ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ ○ وَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ۔

(ترجمہ): جو لوگ تم میں سے ایمان لائے اور نیک کام کرتے رہے ان سے خدا کا وعدہ ہے کہ ان کو ملک کا حاکم بنادے گا جیسا ان سے پہلے لوگوں کو حاکم بنایا تھا اور ان کے دین کو جسے اس نے ان کیلئے پسند کیا ہے مستحکم و پائیدار کرے گا اور خوف کے بعد ان کو امن بخشے گا۔ وہ میری عبادت کریں گے اور میرے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ بنائیں گے۔ اور جو اس کے بعد کفر کرے تو ایسے لوگ بدکردار ہیں۔ اور نماز پڑھتے رہو اور زکوٰۃ دیتے رہو اور پیغمبر خدا کے فرمان پر چلتے رہو تاکہ تم پر رحمت کی جائے۔ وآخِرُ الدَّعْوَانَا أَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ۔

نشانزدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب سپیکر: جزاکم اللہ۔ 'کوئسچنز آور' میڈم ثوبیہ شاہد، 2493۔

* 2493 _ محترمہ ثوبیہ شاہد: کیا وزیر کھیل و سیاحت ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ سالانہ ترقیاتی پروگرام برائے مالی سال 15-2014 میں محکمہ کو مختلف مدات میں ترقیاتی فنڈ ملا ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو مذکورہ مالی سال میں ملنے والی رقم کو کہاں کہاں کتنا کتنا خرچ کیا گیا اور کتنا فنڈ منقضی ہوا، تفصیل فراہم کی جائے، نیز منقضی ہونے کی وجوہات بھی فراہم کی جائیں؟

جناب محمود خان (وزیر کھیل و سیاحت): (الف): جی ہاں، یہ درست ہے کہ مالی سال 15-2014 میں محکمہ کو مختلف مدات میں ترقیاتی فنڈ ملا ہے۔

(ب): تفصیلی جواب ایوان کو فراہم کر دیا گیا ہے۔

محترمہ ثوبیہ شاہد: تھینک یو، جناب سپیکر صاحب۔ یہ کوئسچن ہے: آیا یہ درست ہے کہ سالانہ ترقیاتی پروگرام برائے مالی 15-2014 میں محکمہ کو مختلف مدات میں ترقیاتی فنڈ ملا؟ پھر سر! اس کا یہ Answer ملا ہے اور میرے خیال میں سب کے ساتھ ہے، اس میں 22% جو ہے وہ Lapsed ہو چکا ہے تو یہ کیوں ہو گیا ہے؟ اور 55 ملین روپے ان کو ملے تھے، 43 استعمال ہو چکے ہیں، 11 ملین استعمال میں نہیں لائے گئے۔

Mr. Speaker: Minister Concerned, please, Mehmood Khan!

وزیر برائے کھیل و سیاحت: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ شکریہ جناب سپیکر۔ میڈم نے جو کوئسچن کیا ہے، یہ اے ڈی پی 15-2014 کے بارے میں ہے۔ اس میں ٹوٹل جو ابھی انہوں نے کوئسچن پوچھا ہے، پوری ڈیٹیل تو ان کو Provide کر دی گئی ہے اس میں، اس میں اس طرح تھا 15-14 کو ون بلین، ایک ارب بتیس کروڑ روپے کی اے ڈی پی تھی، سپورٹس، ٹورازم، کلچر، یوتھ آفیئر، سب کے لئے، اس میں سے Utilization تھی ایک ارب پندرہ کروڑ، باقی اس میں Utilize نہیں کر سکے تھے، Lapsed ہو گئے تھے، ابھی جو اے ڈی پی 15-16 تھی، اس میں ون بلین 32 کروڑ کی وہی اے ڈی پی تھی اور اس میں تقریباً کوئی Over and above ہم چلے گئے تھے اس میں سے، جو 15-14 میں ان سے Lapsed اے ڈی پی تھی، وہ 16-15 میں ہم سے اوپر

گئے ہیں، تو میرے خیال میں اگر ڈیپارٹمنٹ سے کچھ Utilization میں کمی آگئی تھی، اس وقت 15-2014 میں لیکن 16-15 میں ہم Over and above گئے ہیں۔

جناب سپیکر: جی میڈم!

محترمہ ثوبیہ شاہد: جی مجھے تو سمجھ نہیں آئی کہ منسٹر صاحب نے کیا بولا ہے؟ لیکن جو مجھے ملا ہے، اس میں یہ لکھا ہے کہ اس میں 11 ملین جو ہے، 11.336، یہ Lapsed ہو چکے ہیں۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! آپ اس کے ساتھ ایک Personally بھی مل لیں تاکہ اگر اس کی کوئی Queries ہوں، وہ آپ اس کو کر لیں۔

محترمہ ثوبیہ شاہد: ٹھیک ہے سر۔

جناب سپیکر: تو۔

وزیر کھیل و سیاحت: میڈم جو بھی کہے گی، میں ان کے ساتھ میٹنگ کر لوں گا، ان کے جو بھی تحفظات ہیں، میں دور کروں گا۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے میڈم؟

محترمہ ثوبیہ شاہد: جی بالکل، تھینک یو۔

Mr. Speaker: Next, 2460, Madam Sobia Shahid.

* 2460 _ محترمہ ثوبیہ شاہد: کیا وزیر صحت ارشاد فرمائیں گے کہ: (الف) آیا یہ درست ہے کہ ضلع چترال کے DHQ ہسپتال میں قائم کالونی ہسپتال کے ملازمین کیلئے بنائی گئی ہے؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ کلاس فور ملازمین کیلئے مختص کمرے دوسرے کیڈر کے ملازمین کو دیئے گئے ہیں اور کچھ کمرے غیر متعلقہ لوگوں کو بھی الاٹ کئے گئے ہیں؛

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو سال 2012 سے مذکورہ کالونی میں رہائش پذیر عملہ کی تفصیل بمعہ نام و عہدہ فراہم کی جائے، نیز کالونی میں کمرے الاٹ کون کرتا ہے، مذکورہ کمروں میں غیر متعلقہ لوگ کیوں رہ رہے ہیں، وجہ بتائی جائے؟

جناب شہرام خان {سینیئر وزیر (صحت)}: (الف) جی ہاں۔

(ب) مذکورہ کالونی ڈاکٹرز اور کلاس تھری سٹاف کیلئے بنائی گئی ہے، اس میں کلاس فور ٹائپ کوارٹرز موجود نہیں ہیں تاہم کلاس فور برادری کی مجبوری کو دیکھتے ہوئے انہیں بھی کچھ کمرے الاٹ کئے گئے ہیں۔ مذکورہ کالونی میں دوسرے محکموں کے لوگ بھی رہائش پذیر ہیں جن کو ضلعی انتظامیہ نے الاٹمنٹ کیا ہے۔

(ج) مذکورہ کالونی میں الاٹمنٹ کا اختیار میڈیکل سپرنٹنڈنٹ کو حاصل ہے تاہم ضلعی انتظامیہ نے بھی 5 بنگلے اور 6 کوارٹرز دوسرے محکموں کے اہلکاروں کو الاٹ کئے ہیں جن کو خالی کروانے کا نوٹس دے دیا گیا ہے۔ مذکورہ کالونی میں الاٹمنٹ کی تفصیل ایوان کو فراہم کر دی گئی ہے۔

<u>محترمہ ثوبیہ شاہد</u>: سر، سر! میں نے ڈیڑھ سال پہلے یہ کوسچن جمع کیا تھا، یہ ابھی آیا ہے اور یہ جو پرابلم تھا، ابھی Solve ہو چکا ہے۔

<u>Mr. Speaker:</u> Thank you. Question No. 2447, Madam Sobia Shahid.

<u>محترمہ ثوبیہ شاہد</u>: جناب سپیکر صاحب! 2467، یہ Friday کو میں موجود نہیں تھی اور اس کی جو ڈیٹیلز ہیں، یہ تھوڑی سی بہت زیادہ ہیں اور اس پہ مجھے سٹڈی کرنی پڑے گی، تو اگر یہ کل یا دو دن بعد آ جائے تو میں اس کی سٹڈی کر کے آپ کو اس کا دے دوں گی۔

<u>Mr. Speaker:</u> Okay, okay. Next.

<u>محترمہ ثوبیہ شاہد</u>: تو اس کو پینڈنگ کر دیں سر! تھینک یو۔

<u>جناب سپیکر</u>: Next 2441 میڈم ثوبیہ شاہد، ان دونوں کو ہم بعد میں لے لیں گے، ٹھیک ہے؟

<u>محترمہ ثوبیہ شاہد</u>: ٹھیک ہے، دونوں، دو جو کوسچنز ہیں، یہ بعد میں لے لیں گے۔

<u>Mr. Speaker</u>: 2847, Mufti Fazal Ghafoor, lapsed-----

<u>Ms: Sobia Shahid</u>: Sir!

<u>Mr. Speaker</u>: 3531, Mufti Fazal Ghafoor, lapsed-----

<u>Ms: Sobia Shahid</u>: Sir!

<u>Mr. Speaker</u>: Ji, ji Madam.

<u>Ms: Sobia Shahid</u>: Sir! 2441.

<u>Mr. Speaker</u>: 2441?

<u>Ms: Sobia Shahid</u>: Yes.

<u>Mr. Speaker</u>: One minute.

<u>محترمہ ثوبیہ شاہد</u>: اس کے بعد۔

جناب سپیکر: جی جی، وہ میں نے، دونوں ایک ساتھ لے لیں گے۔

محترمہ ثوبیہ شاہد: نہیں سر، اس سے پہلے بھی ایک ہے، یہ پانچ کوئسچنز ہیں میرے اور اس کا۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: اوکے، تینوں ہو گئے، ٹھیک ہے، تین ہو گئے۔

محترمہ ثوبیہ شاہد: نہیں سر، اس کا میں ذرا۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: کدھر ہے؟ میں نے نہیں دیکھا۔

محترمہ ثوبیہ شاہد: سر، اس کا ایک ایشو ہے، اگر Next time یہ آئے تو اس کی صرف معمولی سی، جو اس نے مجھے رپورٹ دی ہوئی ہے، اس میں کوئی ڈیٹ نہیں لکھی، نہ کسی حلقے کا بتایا ہے کہ کونسے حلقے کو، میں نے کوئسچن کیا ہے کہ کس حلقے سے بھرتیاں کروائیں لیکن یہ Couple of time اس طرح ہوا ہے کہ یہ لوگ جب رپورٹ دیتے ہیں تو اوپر سے ڈیٹ بھی نہیں ہوتی اور نہ اس کا کوئی نمبر ہوتا ہے، خالی پیج بھجوا دیتے ہیں۔

جناب سپیکر: اس کو چیک کر لیں گے۔

محترمہ ثوبیہ شاہد: ٹھیک ہے سر۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے۔ مفتی فضل غفور، 2847, 3531 Lapse۔ جناب ملک نور سلیم، 3502۔

* 3502 _ جناب نور سلیم ملک: کیا وزیر صحت ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ آیا یہ درست ہے کہ صوبے کے کچھ اضلاع کے بنیادی صحت کے مراکز (بی ایچ یو) کو پی پی ایچ آئی (PPHI) کے حوالہ کیا گیا ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو کن کن اضلاع کیلئے بی ایچ یو کو پی پی ایچ آئی کے حوالے کیا گیا ہے، نیز بی ایچ یو کو پی پی ایچ آئی کی حوالگی کیلئے کیا معیار (Criteria) مقرر کیا گیا ہے، اس کی تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب شہرام خان {سینیئر وزیر (صحت)}: (الف) جی ہاں۔

(ب) اس سلسلے میں عرض ہے کہ صوبہ خیبر پختونخوا کے 17 اضلاع کے بنیادی مراکز صحت PPHI کے حوالے کیے گئے ہیں جن کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے:

	نام ضلع		نام ضلع
1۔	پشاور	2۔	مردان
3۔	چارسدہ	4۔	نوشہرہ

5۔ صوابی 6۔ ملاکنڈ
7۔ سوات 8۔ شانگلہ
9۔ اپردیر 10۔ چترال
11۔ کوہاٹ 12۔ بنوں
13۔ لکی مروت 14۔ کرک
15۔ ایبٹ آباد 16۔ ہری پور
17۔ مانسہرہ

مزید برآں عرض ہے کہ PPHI پروگرام جو ابتدائی طور پر وفاقی حکومت نے 2005 میں President Primary Health Care Initiative کے نام سے صوبہ پنجاب کے رورل سپورٹ پروگرام کے ذریعے شروع کیا تھا جس کو بعد میں پاکستان کے تمام صوبوں بشمول صوبہ خیبر پختونخوا نے بھی یکساں طور پر اختیار کیا۔ جہاں تک بنیادی مراکز صحت کو PPHI کی حوالگی کیلئے معیار (Criteria) کا تعلق ہے تو اس سلسلے میں ضلع میں First Level Health Care Facilities (FLCF) کی سطح پر صحت کی خدمات کی فراہمی میں بہتری لانا، صحت سے متعلق موجود عملے (ہیومن ریسورس) کو بہتر طور پر استعمال میں لانا اور جہاں پر عملے کی ضرورت ہو، ان کی بروقت تقرری کرنا اور ان کا استعداد کار بڑھانا، مانیٹرنگ اور نگرانی کا مؤثر نظام وضع کرکے ان مراکز صحت کی سہولیات کو مفاد عامہ کے بہترین استعمال میں لانا شامل ہے۔

<u>جناب نور سلیم ملک</u>: شکریہ جناب سپیکر۔ جناب سپیکر! کوسچن نمبر 3502، جناب سپیکر، یہ سوال بہت پہلے پوچھا گیا تھا، تو اب تو خیر میرا جہاں تک خیال ہے منسٹر صاحب اس کی وضاحت کریں گے کہ پی پی ایچ آئی اب Active ہے کہ نہیں ہے؟ ہمارے صوبے میں اگر وہ Active نہیں ہے تو یہ بتادیں گے اور اگر Active ہے تو پھر میں مزید بات کروں گا اس پر۔

<u>جناب سپیکر</u>: جناب شہرام خان!

<u>سینیئر وزیر (صحت)</u>: شکریہ جناب سپیکر۔ ایم پی اے صاحب نے سوال کیا، شکریہ جی، پی پی ایچ آئی کی اور ہماری گورنمنٹ کی ایک ایگریمنٹ ہے لیکن ابھی Recently پی پی ایچ آئی نے Withdrawal کی ریکویسٹ

بھیجی ہے کہ ہم اس سے آگے اور Continue نہیں کر سکتے، تو سمری چیف منسٹر کو گئی ہے کہ وہ خود ہی اس کو دیکھ کے تو اس پہ Obviously Final decision لیں گے، So, I hope he will satisfy from the Minister.

<u>جناب سپیکر</u>: ملک صاحب، پلیز۔

<u>جناب نور سلیم ملک</u>: سپیکر صاحب! منسٹر صاحب نے کہا کہ سمری گئی ہوئی ہے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ ابھی تک ان کا Takeover ہے بی ایچ یوز جوان کے پاس تھے تو جناب سپیکر! میرا ایک سوال ہے اس سلسلے میں بہت اہم کہ بی ایچ یو مشا منصور لکی مروت میں ڈسپنسر کی پوسٹ خالی ہے اور یہاں پہ لکھا گیا ہے کہ ہم عملے کی فراہمی ہیومن ریسورس کو بہتر طور پر استعمال کرنا اور جہاں پر عملے کی ضرورت ہو، اس کی بروقت تقرری کرنا، تو تقریباً ستمبر 2014 سے میں اس کے پیچھے لگا ہوا ہوں کہ وہاں پر پوسٹ خالی ہے اور اس پر کسی کی تعیناتی کی جائے تو ابھی تک وہاں پر نہیں کی گئی، تو یہ کیا وجہ ہے اور کیوں یہ لوگ اس کو اتنا آسان لے رہے ہیں؟ تو پھر تو اسے کمیٹی میں بھیج دینا چاہیے تاکہ وہاں پر پتہ لگے کہ پی پی ایچ آئی نے کیوں کمزوری کی؟

<u>جناب سپیکر</u>: شہرام خان، پلیز۔

<u>سینیئر وزیر (صحت)</u>: دیکھیں جی پرانا سوال ہے، میں ایم پی اے کی بات سے Disagree نہیں کروں گا لیکن معلومات کر کے میں ایم پی اے صاحب کو بتا سکتا ہوں کہ کس وجہ سے، یا ہے یا نہیں ہے یا کیا وجہ ہے؟ اگر یہ Satisfy نہیں ہوتے تو اس کے بعد اگر یہ کمیٹی میں لے جانا چاہتے ہیں تو کوئی ایشو نہیں ہے۔

<u>جناب سپیکر</u>: ملک صاحب! سیکرٹری صاحب بھی ادھر ہیں۔

<u>سینیئر وزیر (صحت)</u>: سیکرٹری صاحب بھی ہیں، بریک میں مل لیں گے ان شاء اللہ۔

<u>جناب سپیکر</u>: اگر آپ مل لیں تو جو بھی ہے تو یہ حل کر دیں گے، ٹھیک ہے۔

<u>سینیئر وزیر (صحت)</u>: مسئلہ حل کر دیں گے۔ ٹھیک ہے جی، تھینک یو۔

<u>جناب سپیکر</u>: 3501، جناب ملک نور سلیم!

* 3501 _ جناب <u>نور سلیم ملک</u>: کیا وزیر صحت ارشاد فرمائیں گے کہ: (الف) آیا یہ درست ہے کہ لکی مروت کیلئے ادویات اور مشینری بی ایچ یوز، آر ایچ سیز اور ہسپتالوں کیلئے خریدی گئی ہیں؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو کس طریقہ کے تحت خریدی جاتی ہیں، نیز کن کن بی ایچ یوز، آر ایچ سیز اور ہسپتالوں کیلئے 2014 تا 2016 میں جو ادویات و مشینری خریدی گئی ہیں، کی مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب شہرام خان {سینیئر وزیر (صحت)}: (الف) جی ہاں۔

(ب) اس سلسلے میں عرض ہے کہ مذکورہ صحت کے مراکز اور ہسپتالوں کیلئے تمام ادویات (MCC, DMC) کی منظور شدہ لسٹ کے مطابق خریدی جاتی ہیں جس میں ادویات کے نام، کمپنی اور قیمت پہلے سے متعین شدہ ہوتے ہیں، بی ایچ یوز، آر ایچ سیز اور ہسپتالوں کی مشینری کی خریداری کیلئے باقاعدہ اخبارات میں اشتہار دیا جاتا ہے جس کی خریداری اور معائنہ کیلئے باقاعدہ طور پر منظور شدہ کمیٹیاں بنائی گئی ہیں جس میں میڈیکل سپرنٹنڈنٹ، ڈسٹرکٹ ہیلتھ آفیسر، الیکٹرو میڈیکل انجینئر، ڈپٹی کمشنر آفس کا نمائندہ اور متعلقہ سپیشلسٹ کمیٹی کے ممبر ہوتے ہیں، فرم، کمپنی کو ادائیگی تصدیق (Verification) کمیٹی کی جانچ پڑتال اور تصدیق کے بعد کی جاتی ہے، ضلع لکی مروت کے بی ایچ یوز، آر ایچ سیز، ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال اور سٹی ہسپتال لکی مروت کیلئے 15-2014 تا 16-2015 خریدی گئی ادویات، ویکسین، مشینری کی تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی۔

جناب نور سلیم ملک: تھینک یو، جناب سپیکر۔ جناب سپیکر! میں نے اس سوال میں پوچھا تھا کہ لکی مروت کی ادویات اور مشینری، بی ایچ یو، آر ایچ سیز اور ہسپتالوں کیلئے خریدی گئی ہیں؟ جواب تھا، جی ہاں، اور پھر پوچھا تھا کہ اس کی تفصیل فراہم کی جائے، 2014 سے لیکر 2016 تک؟ جناب سپیکر! مجھے یہ تفصیل ملی ہے جو مختلف ہسپتالوں، بی ایچ یوز اور آر ایچ سیز کو جو ایکوپمنٹ یا دوائیاں Provide کی گئی ہیں۔ اب جناب سپیکر! یہ میرے پاس تو کاپی ہے I don't know کہ اور لوگوں کے پاس بھی ہے کہ نہیں ہے؟ تو یہاں پہ اگر ہم دیکھیں کہ List of equipments / instruments, furniture bedding clothing to be purchased for type D Hospital Tetarkhel District Lakki Marwat, during financial year 2014-15 سپیکر صاحب، یہاں پہ حیرانی کی بات یہ ہے کہ اس میں یہ جو آر ایچ سی ہے، وہ میرے گاؤں کے اندر ہے اور حیرت ناک بات یہ ہے کہ کئی دفعہ میں نے اس کا وزٹ کیا، یہاں پہ لکھا ہے 117 نمبر پر الیکٹرک واٹر کولر خریدے گئے ہیں، بیس تعداد میں، Total quantity ہے بیس۔ اسی کے بعد لکھا ہے، 120 نمبر پہ پھر لکھا ہے کہ الیکٹرک واٹر کولر خریدے گئے ہیں دس، تو ایک سال میں تیس واٹر کولر

خریدے ہیں اور میں نے وہاں پر ایک بھی واٹر کولر نہیں دیکھا ہے جو لگا ہو، تو 15-2014 میں اگر یہ واٹر کولر خریدے گئے تو وہ کہاں گئے؟ یہ ایک مثال ہے، میں منسٹر صاحب کو اور بھی مثالیں دے سکتا ہوں۔ یہاں پہ ویل چیئر کا ذکر کیا گیا ہے جس میں لکھا ہے کہ ویل چیئرز جو ہے وہ پندرہ خریدی گئیں، وہاں پہ صرف چھ ویل چیئرز موجود ہیں جس کا میں نے خود وہاں پہ دیکھا ہے۔ اس کے علاوہ Oxygen Cylinder with gauge and trolley لکھے ہیں، دس لکھے ہوئے ہیں یہاں پہ، وہاں پہ ایک بھی ٹرالی اور آکسیجن سلنڈر موجود نہیں ہے۔ یہ تو صرف ایک ہاسپٹل کی بات ہے، اگر میں آگے چلوں تو اس میں اور بھی بی ایچ یوز اور آر ایچ سیز دیئے ہوئے ہیں، یہ میرے پاس، سپیکر صاحب! آپ کی توجہ چاہتا ہوں، یہ میرے پاس وہ لسٹ ہے جو کہ ان بی ایچ یوز سے میرے پاس آئی ہے جہاں پر دوائیوں کا ذکر کیا گیا ہے، جو دوائیاں یہاں پر مجھے محکمہ صحت نے فراہم کی ہیں، جو Receive ہوئی ہیں، اس میں اور ان میں بہت زیادہ فرق ہے۔ تو جناب سپیکر! میری یہ استدعا ہوگی کہ اس سوال کو کمیٹی کے حوالے کیا جائے تاکہ پتہ لگے کہ کیسے Manage کیا جاتا ہے ایکوپمنٹ کو اور ایکوپمنٹ کا پتہ کیوں نہیں ہوتا اور اگر وہ یہاں لکھ کر دے رہے ہیں، تو پھر وہ وہاں On ground موجود کیوں نہیں ہیں اور اس کی مینجمنٹ کس طریقے سے کی جاتی ہے؟ شکریہ۔

<u>جناب سپیکر</u>: شہرام خان، پلیز۔

<u>سینیئر وزیر (صحت)</u>: شکریہ سپیکر صاحب۔ ایم پی اے صاحب نے بات کی، پوری ڈیٹیل ان کو دی گئی ہے اور میری پھر یہ ریکویسٹ ہوگی کہ جو ہے وہ ہے، جہاں پہ غلطی ہے اس کو کوئی چھپانے کی ضرورت نہیں ہے، اگر کوئی غلطی کر رہا ہے، اس کو Rectify کرنا ہے اور جو غلط کر رہا ہے، اس سے قانون کے مطابق پوچھنا چاہیے۔ تو اس میں مجھے کوئی ایشو نہیں ہے، میری ریکویسٹ یہ ہوگی کیونکہ سر! یہ پہلے سوال پہ بات کی گئی تو بریک کے بعد اگر ہم سیکرٹری صاحب ہیں اور ایم پی اے صاحب ان کے ساتھ ہم ایک ٹیم بھی بنالیں اور ان کے جو ہاسپٹلز جن کی یہ بات کر رہے ہیں ادھر، اسی ہفتے اگر یہ چاہتے ہیں یا اگلے ہفتے، جیسے ان کو Convenient ہو، ٹیم ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ کی Along with honorable MPA Sahib، یہ چلے جائیں، On ground دیکھ لیں کہ کیا کیا چیزیں ہیں، کیا Missing ہے، کیا نہیں ہے؟ تو میرے خیال سے There and then چیزیں بالکل کلیئر ہو جائیں گی اور اگر اس کے بعد بھی ان کو لگتا ہے کہ اس پہ کوئی ایکشن ہونا چاہیے یا کمیٹی بھیجنا چاہیے،

اس میں مجھے کوئی اعتراض نہیں ہو گا لیکن Quick solution اس کا یہ ہو گا کہ سیکرٹری کے ساتھ بیٹھ جاتے ہیں، ان کی موجودگی میں ٹیم چلی جائے گی اور ساری چیزیں خود ہی دیکھ لیں گے، تو ان کا حلقہ ہے، یہ وزٹ بھی کر لیں گے Along with the Health Department اور ہمیں ایک کلیئر پکچر سامنے آ جائیگی۔

<u>جناب سپیکر</u>: ملک نور سلیم۔

<u>سینیئر وزیر (صحت)</u>: جس میں غلطی ہو گی، فلور آف دی ہاؤس پہ کہہ رہا ہوں، اس کو بالکل نہیں بخشا جائے گا۔

<u>جناب سپیکر</u>: جی ملک صاحب۔

<u>جناب نور سلیم ملک</u>: سپیکر صاحب! منسٹر صاحب نے بالکل بہت اچھی بات کی اور میں Appreciate کروں گا کہ منسٹر صاحب جو اپنے محکمے کیلئے کر رہے ہیں مگر سپیکر صاحب! میری استدعا یہ ہو گی کہ بالکل ٹھیک ہے ہم چلے جائیں گے اور ڈیپارٹمنٹ بھی چلا جائے گا لیکن میں چاہوں گا، کیونکہ پہلے بھی کئی دفعہ ایسا ہو چکا ہے کہ اس کو ہم ریفر کر دیتے ہیں سٹینڈنگ کمیٹی کو اور ساتھ ہی ساتھ Along with that ہم یہ دوسرا پراسیس بھی چلا لیتے ہیں، اگر چیزیں صحیح ہوئیں اور جیسے میں نے کہا ہے وہ ویسے ہی ہوا تو پھر سٹینڈنگ کمیٹی میں اس کو ختم کر دیں گے جو ہے نا لیکن اس کو ریفر کر دیا جائے سٹینڈنگ کمیٹی کو۔

<u>جناب سپیکر</u>: جی شہرام خان۔

<u>سینیئر وزیر (صحت)</u>: میں پھر Repeat کر رہا ہوں جی، مجھے یہ کمیٹی سے کوئی اعتراض نہیں ہے لیکن اگر بریک میں بیٹھ کے ایک Understanding create کر کے وہاں پہ چلے جائیں، دیکھ لیں، اگر یہ Satisfied نہیں ہیں Then it can go، اب مقصد یہ ہے کہ ہاسپٹل میں چیک کیا جائے کہ جو فیسیلیٹیز Provide کی گئی ہیں، وہ ہیں کہ نہیں ہیں؟ اگر ہیں تو ٹھیک ہے، اگر نہیں ہیں تو ریکارڈ پہ آئے کہ کہاں گئیں؟ تو On ground check کر لیا جائے گا، مسئلے کا حل بھی آ جائے گا اور ایک Quick وہ بھی آ جائے گا، مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے، اگر یہ کمیٹی میں جانا چاہتے ہیں لیکن میرے خیال سے اس سے جلدی ریزلٹ مل جائے گا، باقی ایم پی اے صاحب کی وہ ہے۔

<u>جناب سپیکر</u>: جی، ایم پی اے صاحب، ملک نور سلیم خان!

جناب نور سلیم ملک: جی سر۔ سر! جیسا میں نے کہا، یہ ٹھیک ہے ہم لوگ اپنا پراسیس بھی جاری رکھیں گے مگر پھر دوبارہ اسمبلی آئیں گے۔

جناب سپیکر: نہیں، اگر میں ایک ہفتے کیلئے اس کو کسچن کو ڈیفر کروں؟

جناب نور سلیم ملک: ایسا کریں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ڈیفر کریں اور آپ اگر مطمئن ہوں تو ٹھیک ہے Otherwise اس کو میں پھر لے لیتا ہوں۔

جناب نور سلیم ملک: ٹھیک ہے سر! ڈیفر کر لیتے ہیں اور پھر منسٹر صاحب کے ساتھ بیٹھ کے کر لیں گے۔

جناب سپیکر: 3582، جناب یاسین خلیل صاحب۔

* 3582 _ جناب یاسین خان خلیل: کیا وزیر صحت از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ ڈاکٹر صاحب گل سال 2010ء سے MNCH پروگرام میں تعینات ہیں اور 2013 سے صوبائی کوآرڈینیٹر (Provincial Coordinator) MNCH کام کر رہا ہے؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ ڈاکٹر کے خلاف مختلف قسم کی انکوائریاں بھی ہوئی ہیں جو کہ ایس او (ڈرگ) ابراہیم اور ڈپٹی ڈائریکٹر EPI طاہر ندیم نے کی ہیں؛

(ج) آیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ ڈاکٹر غیر قانونی طریقے سے پراونشل کوآرڈینیٹر بنا ہے اور یہ کہ ان کی MBA کی ڈگری الخیر یونیورسٹی آزاد جموں کشمیر کی ہے اور عین اسی وقت جب وہ الخیر یونیورسٹی کے طالب علم تھے مذکورہ ڈاکٹر ملازمت بھی کر رہا تھا اور محکمہ سے چھٹی یا NOC بھی نہیں لی گئی تھی؛

(د) اگر (الف) تا (ج) کے جوابات اثبات میں ہوں تو مذکورہ ڈاکٹر کے خلاف کی گئی، انکوائری اور ڈگری کی مکمل معلومات فراہم کی جائیں؟

جناب شہرام خان {سینیئر وزیر (صحت)}: (الف) جی ہاں۔

(ب) اس سلسلے میں عرض ہے کہ مذکورہ انکوائری ایم این سی ایچ پروگرام کے متعلق تھی نہ کہ مذکورہ ڈاکٹر کے خلاف، مزید برآں یہ انکوائریاں مختلف اوقات میں مختلف کمیٹیوں کے ذریعے ہوئی تھیں۔

(ج) اس سلسلے میں عرض ہے کہ مذکورہ ڈاکٹر کو وزیر اعلیٰ خیبر پختونخوا کے احکامات کی روشنی میں پراونشل کوآرڈینیٹر ایم این ایچ سی پروگرام 2013 میں تعینات کیا گیا۔ مذکورہ ڈاکٹر نے ایم بی اے (ہیلتھ پلاننگ اینڈ

مینجمنٹ) کی دو سالہ ڈگری پروگرام الخیر یونیورسٹی سے رجسٹریشن نمبر AUR(B.A) 132-1998 اکتوبر 2000ء کو پاس کیا ہے۔

(د) جیسا کہ جز (الف)، (ب) اور (ج) میں عرض کیا گیا ہے کہ مذکورہ ڈاکٹر کی تعیناتی وزیر اعلیٰ خیبر پختونخوا کے احکامات کی روشنی میں کی گئی ہے اور انکوائری جس کا ذکر جز (ب) میں کیا گیا ہے، ایم این سی ایچ پروگرام کے متعلق تھی اور یہ کہ ایم بی اے کی ڈگری الخیر یونیورسٹی سے اکتوبر 2000ء میں لی گئی ہے، انکوائری رپورٹ کی کاپی مذکورہ ڈگری کے کوائف ایوان کو فراہم کی گئی ہے۔

<u>جناب یاسین خان خلیل</u>: مهربانی سپیکر صاحب۔ دا یو کوئسچن وو جی، ډیرې ورځې مخکښې مې جمع کړے وو خو دا محکمې جواب مکمل غلط مونږ ته راکړے دے جی، کوآرډینیټر ایم این سی ایچ د ده د بچ کولو د پاره ئے مکمل کوشش کړے دے۔ سوال دے ،آیا یہ درست ہے کہ مذکورہ ڈاکٹر کے خلاف مختلف قسم کی انکوائریاں ہوئی ہیں؟ جواب راغلے دے جی چې، انکوائریاں ایم این سی ایچ پروگرام کے بارے میں ہوئی ہیں، کوآرڈینیٹر کے بارے میں نہیں، ټولې دستخطې د کوآرډینیټر دی، فائلونه ټول هغه سائن کړی دی او د هغه خلاف انکوائریانې شوې دی او دوئ وائی چې مونږ، مطلب دا دے چې هغه پکښې هډو Involve نه دے، د دې پروګرام خلاف شوے، یو خو دا خبره ده، دویم جی دا دے چې، مذکورہ ڈاکٹر غیر قانونی طریقے سے پراونشل کوآرڈینیٹر بنا ہے اور یہ کہ ان کی ایم بی اے کی ڈگری الخیر یونیورسٹی آزاد جموں وکشمیر کی ہے اور عین اسی وقت جب وہ الخیر یونیورسٹی کے طالبعلم تھے، مذکورہ ڈاکٹر ملازمت بھی کر رہا تھا اور محکمے سے چھٹی یا این او سی بھی نہیں لی گئی۔ جواب دوئ ورکړے دے چې وزیر اعلیٰ کے احکامات کی روشنی میں یہ آرڈرز ہوئے ہیں۔ دا د محکمې ذمه واری ده چې وزیر اعلیٰ صاحب ته اووائی چې دا پوسټ د Nineteen دے او یو جونیئر Junior most سړے د اتهاره ګریډ په هغې ځنګه تعینات شوے دے؟ دا د ده ذمه واری ده چې دا د هغوی ته اووائی، بل دا هم نه دی لیکلی چې وزیر اعلیٰ صاحب کوم ځائې کښې احکامات ورکړی دی، په فون ئے ورکړی دی، که نه Written کښې ئے ورکړی دی، دا هم پته نه لګی۔

جناب سپیکر: ہاں منسٹر صاحب، شہرام خان۔

سینیئر وزیر(صحت): گورہ جی یاسین خان خبرې اوکړې، کوم کوئسچن ئے چې ورکړے دے ، د هغې بالکل پیپرز ورسره Attach دی دېAnswer سره چې څه څه دی او بله خبره دا ده جی چې کوم څیزونه ډیپارټمنټ وائی، Obviously هغه به Justify کوی، هغه خو اسمبلی ته غلط انفارمیشن ډیپارټمنټ نشی ورکولے چې کوم Answer ئے ورکړے دے ، بالکل کوم سوال ئے راغلے دے ، Exact خپل جواب ئے ورله ورکړے دے۔ تر څو پورې د دوئ د کوالیفکیشن خبره کیږی، کوالیفکیشن خو هائرنگ کښې کیږی، چې کله هائرنگ کیږی، هغه ټائم ټول ډگریز اخلی او شے چیک کیږی، د هغې نه پس پی ایس بی کیږی، په پی ایس بی کښې چې کله پروموشنز کیږی، هم د هغوی کوالیفکیشن او هر یو شے چیک کیږی، نو دا یو پیره به نه وی چیک شوی، په ټائم آف اپوائنټمنټ شوی دی، په ټائم آف پروموشن شوی دی نو دا چې کوم دے نو څه وائی ورته د هغه د لاندې شوی دی۔ بل دا ده چې کوم دغه دے سمری چیف منسټر سائن کړې ده، دا پی سی ون پیپر دے ، په هغې باندې د سمری اپروول او هر یو شے شوے دے ، هغه ټول څیزونه Justified دی، مطلب دا دے چې داسې پکښې څه دغه نشته، بهرحال بیا هم یاسین خان ته اعتراض کیږی یا دوئ ته لګی چې دا انفارمیشن ټهیک نه دے ، زما به دوئ ته دا ریکویسټ وی، سیکرټری هیلتھ هم ناست دے ، ډیپارټمنټ کښې به کښینو، دوئ د خپل اوښائی، مونږ به ورته، ډیپارټمنټ به ورته اووائی چې دا دا د دې Answers دی And I hope چې هغه به دوئ Satisfied کوی که د دوئ Queries وی نو هغه به هم ورته وائی خو تر څو پورې چې څه سوالات دی، د هغې جوابات بالکل ډیپارټمنټ ورکړی دی او ټول څیزونه ئے ورته کلیئر کړی دی۔

جناب سپیکر: یاسین خان! که دا تاسو هم دوئ سره کښینئ نو-----

جناب یاسین خان خلیل: سپیکر صاحب! یو خو دا جی زه لږ ریکویسټ کومه، دا ما جی end 2014 کښې دا سوال جمع کړے وو، پکار ده چې اسمبلئ نه مخکښې پرې

ډسکشن شوے وے۔ دیکښې ما مکمل انکوائری کړې، منسټر صاحب د صرف ماله دا جواب راکړی چې یو سړے دوه کاله کورس کوی، دوه کاله کورس په آزاد کشمیر کښې، دا نه چې دلته پشاور یونیورسټی کښې یا بل ځه کښې او Same time دلته هم Signature موجود دی، هلته Exam هم ورکړی او هلته ئے کلاسونه هم اخستی، دا خو یو کریمینل کیس دے جی، دیکښې مطلب دا دے چې منسټر صاحب، دا خو زمونږ د پارټئ د عمران خان د نظریې،د Manifesto بالکل خلاف یو قصه روانه ده، دوه کاله هغه کورس کړے دے، بل دا کورس ئے په2000 کښې کړے دے او ډگری ئے بیا راوړې ده په 2013 کښې، ځکه چې هغه پوسټ د دغه ډگرئ نه بغیر نه کیدو نو 2013ء هغه ئے راوړې ده خو ما ته د صرف دا اووائی چې ده دوه کاله کورس کولو، آیا ده له ډیپارټمنټ این او سی ورکړې ده، آیا ده له ډیپارټمنټ چھټی ورکړې ده، چھټی او این او سی چې نه وی نو هغه په یو ټائم دوه ځایونو کښې څنگه کار کولې شی؟ دلته نوکری هم کوی او هلته دغه هم ئے کړے دے، هلته ئے کلاسونه هم Attend کړی دی۔

<u>جناب سپیکر</u>: ہاں جی شہرام خان۔

<u>سینئر وزیر (صحت)</u>: گوره جی داسې کار دے چې کوم سوال دے د هغې جواب ئے ورکړے دے، دوئ که وائی چې هغه این او سی نه ده اخستې یا هغه دوران سروس ډگری اخستې ده، د هغې به یو Justification یا به داسې هوا کښې نه وی، زما په خیال چې کوم به بالکل کلیئر وی، هغه رولز ریگولیشنز به Follow کوی، هله به دا کار کیږی، که هغه نه Follow کوی نو زه بیا دا وایم چې پی ایس بی کښې به پروموشن څنگه کیږی، هائرنگ به څنگه کیږی؟ دا ټول پراسیس یو طریقه کار د لاندې کیږی، یو Date کښې ته گړېږ کولې شې خو راروان پینځو کالو کښې، لسو کالو کښې چې هر څومره سروس دے، په هغې کښې سړے Continuously گړېږ نشی کولے۔ زما په خیال دا څیزونه به کلیئر وی، زه به بیا ایم پی اے صاحب ته ریکویسټ اوکړم چې دوئ کوم کوئسچن Raise کوی At this very moment زه دوئ له

جواب ځکه چې کوم هغه سوال دے ، د هغې جواب ورکړے شوے دے ،که Further دوئ ډیټیلز غواړی، کښینی دې راسره۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: شهرام خان ، دا کوئسچن زه ډیفر کوم، یاسین خان! دا به تاسو راکړئ، زه ډیفر کومه۔

جناب یاسین خان خلیل: سپیکر صاحب! یو منټ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی، یاسین خلیل خان۔

جناب یاسین خان خلیل: زه دا وایمه جی، چې دوئ ته ما کلیئر کټ، ما ورته وئیل چې دا 2014 کښې ما کوئسچن کړې چې ما ته صرف دا اووائی چې دلته د Exam ورکولو این او سی ده اخستې ده، که چهټی نه ده اخستې، هغه ما غټ غټ لیکلی دی، دوئ جواب کښې هغه ګول کړے دے ،هغې هډو ذکر ئے نه دے کړے۔ یو خو منسټر صاحب له پکار دی چې دا جواب ئے غلط ولې ورکړے ، بد نامی خو د ده کیږی، غلط جواب ئے راکړے دے۔ بل جی دا ما ته پته ده،دا به کمیټئ ته لاړ شی، کمیټئ ته چې کله د اسمبلئ پهلنے کوئسچن چې کوم اسمبلئ ته تلے ، ما ته د د هغې جواب راکړی چې اوسه پورې د هغې څه ریزلټ وتلے دے ؟ یو جواب هم نه راځی، زه دا وایم، منسټر صاحب ته ریکویسټ کوم چېFive days د پاره د دے د دې پوسټ نه اخوا کړلې شی، که صفا شو او ده ثبوتونه راوړل خو واپس ئے د دې نه هم په غټ پوسټ اولګوئ ځکه چې هغه ډیر زیات Approachable سړے دے او که نه دے غلط وی او Guilty وی نو بیا ئےRemove کړئ، بل ده ته سزا ورکړئ او یو طرف ته ئے کړئ۔ دا زما ریکویسټ دے او دا مونږ باندې یو Question mark دے جی، زمونږ پارټی باندې، زمونږ حکومت باندې۔

جناب سپیکر: شهرام خان! دا خبره اوکړه، دې نه پس نیکسټ کوئسچن ته ځو۔ جی، شهرام خان!

سینئر وزیر (صحت): زما جی دا ریکویسټ دے ایم پی اے صاحب ته چې دے د مونږ سره کښینی، د ده کوم کوئسچنز دی Within the department هغه به ورته هغوی

مخامخ کیږدی، که رولز ریگولیشنز نه وی Follow شوی we will act accordingly.

جناب سپیکر: زه دا کوئسچن ډیفر کومه، Instead of د کوئسچن-----

Senior Minister (Health): We are not protecting any one, we are not here to protect any wrong doing, I do not do any wrong.

جناب سپیکر: یاسین خان! اس کوئسچن کو میں ڈیفر کرتا ہوں، نیکسٹ، آپ منسٹر صاحب کے پاس بیٹھ جائیں۔

جناب یاسین خان خلیل: ډیفر ئے کړئ جی، بالکل زه دا وایم چې هیلتھ ډیپارټمنټ کښې دا ایشو ډسکس کیږی او ستاسو بدنامی کیږی، ستاسو د صوبائی گورنمنټ بدنامی، ډیفر ئے کړئ خو نیکسټ اجلاس کښې به منسټر صاحب ما له صحیح جواب راکړی۔

Mr. Speaker: Okay, I defer this Question for next two days. 3506, Madam Najma Shaheen Sahiba.

محترمہ نجمہ شاہین: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ سپیکر صاحب! یہ 3504 ہے اس سے پہلے-----

Mr.Speaker: Sorry, three, sorry.

Ms: Najma Shaheen: 3504.

Mr. Speaker: Oh, yes, 3504.

* 3504 _ محترمہ نجمہ شاہین: کیا وزیر صحت ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) ویمن اینڈ چلڈرن ہسپتال کوہاٹ میں شعبہ ایمرجنسی موجود ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو مذکورہ ہسپتال ریگولر بنیادوں پر کام کر رہا ہے، اگر نہیں تو کیا حکومت ایمرجنسی کو ریگولر بنیاد پر چلانے کیلئے تیار ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب شہرام خان {سینیئر وزیر (صحت)}: (الف) جی ہاں۔

(ب) اس سلسلے میں عرض ہے کہ شعبہ ایمرجنسی میں ابتدائی طبی امداد فراہم کی جاتی ہے، بعد آزاں مریض کو ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال کوہاٹ ریفر کیا جاتا ہے کیونکہ ہسپتال ہذا میں بنیادی ضروریات مکمل نہیں ہیں۔ ایمرجنسی کو ریگولر بنیاد پر چلانے کیلئے مندرجہ ذیل شعبہ جات کا ہونا ضروری ہے:

1۔ سرجیکل یونٹ 2۔ کارڈیالوجی یونٹ 3۔ برن یونٹ

4۔آرتھوپیڈک یونٹ 5۔ میڈیکل یونٹ 6۔نیوروسرجری

7۔ آئی سی یو 8۔ایم۔آر۔آئی 9۔سی ٹی سکین

10۔ڈیجیٹل ایکسرے

<u>محترمہ نجمہ شاہین:</u> میرا یہ کوئسچن جو ہے، یہ کافی عرصے سے چل رہا ہے لیکن انہوں نے جو جواب مجھے دیا ہے کہ طبی امداد فراہم کی جاتی ہے، جو چلڈرن ہاسپٹل ہے اور باقی جو ہیں ان کو ڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹر ہسپتال کو ریفر کیا جاتا ہے لیکن جو یہاں انہوں نے شعبہ جات بتائے ہیں تو یہ وہاں پہ بھی موجود نہیں ہیں۔ میں منسٹر صاحب سے صرف یہی پوچھنا چاہوں گی کہ یہاں کوہاٹ میں میرے ضلع کی آبادی دس لاکھ پر مشتمل ہے، اس کے علاوہ تین چار لاکھ افغان مہاجرین ہیں، اس کے علاوہ ڈیڑھ دو لاکھ جو ہیں آئی ڈی پیز ہیں، تو یہ تمام لوگ کہاں جائیں اور جب ان کو ڈی ایچ کیو ریفر کیا جاتا ہے تو وہاں بھی یہ سہولیات نہیں ہوتیں اور ان کو پھر پشاور ریفر کر دیا جاتا ہے، تو میں صرف یہ پوچھنا چاہوں گی منسٹر صاحب سے کہ آخر یہ مذاق عوام سے کب تک ہوتا رہے گا؟

<u>جناب سپیکر:</u> جی شہرام خان۔

<u>محترمہ نجمہ شاہین:</u> ایک بار بھی منسٹر صاحب نے یا کسی سیکرٹری ہیلتھ نے۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> او کے، میڈم تھینک یو۔ شہرام خان، پلیز۔

<u>سینیئر وزیر (صحت):</u> شکریہ سپیکر صاحب، ایم پی اے صاحبہ نے کوئسچن کیا ہے، اس کا Accordingly جواب دیا گیا ہے کیونکہ ویمن اینڈ چلڈرن ہاسپٹل، ڈی ایچ کیو ہاسپٹل، لیاقت میموریل ہاسپٹل، یہ دو بڑے اور ان کے ساتھ یہ بڑے قریبی فاصلے پر یہ سارے ہاسپٹلز ہیں تو ایک ایمرجنسی سروسز بالکل Provide کی جاتی ہیں، جن ہسپتالوں میں جو Deficiencies ہیں، ان پہ Already paper work complete ہو گیا ہے۔ فنانس، چیف منسٹر نے ان کے ساتھ پیسوں کی Commitment، اور اس بجٹ میں ہے بھی کہ جو Equipments کی Deficiencies ہیں، ان کو Cater کیا جا رہا ہے، ان کو پورا کیا جا رہا ہے، ان شاء اللہ۔ جہاں تک سروس ڈیلیوری کی ایمرجنسی کی بات ہے، سوائے ایک چلڈرن ایمرجنسی وارڈ کے باقی جو ایمرجنسیز ہیں، وہ Provide کی جاتی ہیں، Specialized Care کیلئے ڈی ایچ کیو، چونکہ ٹیچنگ ہاسپٹل ہے تو وہ قریبی فاصلے پہ ہے تو اس کیلئے اس کو ریفر کیا جاتا ہے، Until and unless کہ کوئی سپیشل قسم کی Treatment

چاہیے ہوتی اور اس کے ساتھ لیاقت میموریل ہاسپٹل ہے، وہ بھی بڑا ہاسپٹل ہے اور وہاں پہ بھی Care provide کی جارہی ہے اور وہاں پہ ڈیویلپمنٹ بھی ہورہی ہے And یہ ہے کہ جو ضروریات ہیں، وہ پوری کر رہے ہیں ان شاء اللہ۔

جناب سپیکر: جی میڈم۔

محترمہ نجمہ شاہین: یہ جو ایل ایچ ایم ہے ناں تو یہاں پہ اس کا، پچھلا میرا کوئسچن جو ہے ایمرجنسی کا، وہ کمیٹی کو ریفر ہوا ہے اور وہاں پہ میں نے بتایا ہے کہ وہاں پہ کوئی سوائے سرنج کے اور اس کے، خالی جو ڈرپس ہوتی ہیں، کوئی اس کے علاوہ جو۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: شہرام خان، پلیز، وہ کہتا ہے کہ کمیٹی کو ریفر کریں۔

محترمہ نجمہ شاہین: اس سے پہلے میرا ایمرجنسی کا کوئسچن ہے، وہ ریفر ہو چکا ہے کمیٹی کو اور یہ جو یہاں آپ بتا دیں، برن یونٹ، نیورو سرجری، سٹی سکین، ایم آر آئی، یہ کوہاٹ میں کہاں ہو رہی ہیں؟

جناب سپیکر: جی، شہرام خان۔

سینیئر وزیر (صحت): ایم آر آئی، سٹی سکین کا Already اخبار میں اشتہار دیا گیا ہے، پورے صوبے کیلئے اور پورے صوبے کے جتنے بھی بڑے ہاسپٹلز ہیں، پبلک پرائیویٹ پارٹنر شپ کے ذریعے سٹی سکین، ایم آر آئی، ڈیجیٹل ایکسرے، ہم Provide کر رہے ہیں، یہ بہت جلدی پراسیس کمپلیٹ ہو جائے گا، ان شاء اللہ یہ پورے صوبے میں پہلی دفعہ ہو گا، پہلے کبھی نہیں ہوا اور وہ Diagnostic services کو Improve کرنے کیلئے کیا جارہا ہے۔ جہاں تک چھوٹی Deficiencies ہیں، میں پھر کہہ رہا ہوں جی، سیکرٹری صاحب بیٹھے ہوئے ہیں، اگر یہ چاہتی ہیں ایم پی اے صاحبہ، یہ ہمیں لسٹ بتائیں کہ یہ یہ چیزیں نہیں ہیں یا یہ پرابلمز ہیں، ان کے ساتھ بھی ہم ٹیم بھیج دیں گے، On ground یہ چیک کر لیں، رپورٹ کر لیں، جہاں پہ کمزوریاں ہیں، ان کو ہم Rectify کریں گے، جہاں پہ غلطیاں ہیں اس کو ٹھیک کریں گے، جس نے غلطی کی ہے، اس کو بخشا نہیں جائے گا، فلور آف دی ہاؤس کہہ رہا ہوں۔

جناب سپیکر: او کے میڈم، نیکسٹ 3506 میڈم نجمہ شاہین صاحبہ۔

* 3506 _ محترمہ نجمہ شاہین: کیا وزیر صحت از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) ویمن اینڈ چلڈرن ہسپتال کوہاٹ میں ایمر جنسی چلڈرن وارڈ، زچہ بچہ اور ڈینٹل شعبہ جات موجود ہیں؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو 15-2014ء میں مذکورہ شعبہ جات سے کل کتنے مریض مستفید ہوئے ہیں، شعبہ وار تعداد بتائی جائے؟

جناب شہرام خان {سینیئر وزیر (صحت)}: (الف) اس سلسلے میں عرض ہے کہ ویمن اینڈ چلڈرن ہسپتال کوہاٹ میں ایمر جنسی چلڈرن وارڈ (چلڈرن نرسری) موجود نہیں ہے جبکہ زچہ بچہ اور ڈینٹل شعبہ جات موجود ہیں۔

مذکورہ شعبہ جات سے مندرجہ ذیل مریض مستفید ہوئے ہیں:

نمبر شمار	سال	شعبہ جات	مریض تعداد
1۔	2014	اوپی ڈی، زچہ بچہ	12734
	2015		13644
2۔	2014	اوپی ڈی ڈینٹل	24140
	2015		234113
3۔	2014	اوپی ڈی۔ چلڈرن	84095
	2015		74876
4۔	2014	اوپی ڈی۔ جنرل	108567
	2015		134705

محترمہ نجمہ شاہین: یہ میرا کوئسچن ہے 3506، یہاں ایمر جنسی چلڈرن وارڈ، چلڈرن نرسری موجود نہیں ہے جبکہ زچہ بچہ اور ڈینٹل شعبہ جات موجود ہیں۔ جب چلڈرن نرسری نہیں ہے تو زچہ بچہ جو وہاں پہ موجود ہے تو آج کل تو 50% ایسے ہوتے ہیں کہ انہیں فوراً ایمر جنسی کی ضرورت ہوتی ہے جو کہ سی ایم ایچ ریفر کئے جاتے ہیں اور وہاں بھی وہ لوگ جو پراسیسز ہوتے ہیں اتنے مشکل ہوتے ہیں کہ ان کو پشاور ریفر کیا جاتا ہے، تو بچے تو بیچارے راستے میں ہی دم توڑ دیتے ہیں، تو یہ کب تک آپ لوگ یہ ایمر جنسی یہاں پر بنانے کا ارادہ رکھتے ہیں کیونکہ اس سے زچہ بچہ سنٹر کا تو کوئی فائدہ ہی نہ ہوا۔

جناب سپیکر: شہرام خان، پلیز۔

وزیر صحت: دیکھیں جی، بالکل ہمارا پلان ہے کیونکہ ہیلتھ فیسیلیٹیز ہیں، اس میں بہت ساری Deficiencies ہیں تو اس کو Focus کر کے ان کی ضروریات پوری کر رہے ہیں، ان شاء اللہ اس پہ ہم کام کر رہے ہیں، جتنا جلدی ہو سکے گا ان ضروریات کو ہم پورا کریں گے ان شاء اللہ۔

جناب سپیکر: جی میڈم، نیکسٹ، 3505، محترمہ نجمہ شاہین۔

محترمہ نجمہ شاہین: 3505، یہ میرا کوئسچن ہے، انہوں نے تو جواب دیا ہے کہ اس کا انتظام، انتظامی کنٹرول ڈسٹرکٹ سوشل ویلفیئر آفیسر کوہاٹ کے پاس ہے اور یہ کوئسچن بھی میرا پہلے سوشل ویلفیئر ڈیپارٹمنٹ کو کیا گیا تھا، دوبارہ وہاں گیا ہے، انہوں نے ہیلتھ کی طرف ریفر کر دیا ہے اور ہیلتھ والے وہاں ریفر کرتے ہیں، یہ ہے اصل میں سوشل ویلفیئر کا، لیکن میں سوشل ویلفیئر کی منسٹر سے ریکویسٹ کروں گی کہ اس مسئلے کا کوئی حل نکالیں۔

جناب سپیکر: میڈم انیسہ! چونکہ یہ پراپر آپ کے ڈیپارٹمنٹ تو نہیں گیا ہے، بہر حال آپ یہ کوئسچن جو ہے نا کوئسچن لے کر آئیں تو ہم اس کو سوشل ویلفیئر ڈیپارٹمنٹ بھیج دیں گے۔

محترمہ نجمہ شاہین: یہ اس سے پہلے جا چکا ہے، اس وقت منسٹر ہماری یہ مہر تاج ہوتی تھی ان کے پاس دو دفعہ یہ میرا کوئسچن گیا ہے۔ کمیٹی والا۔

جناب سپیکر: چلو چلو 'نیکسٹ' میں آپ سیکرٹری کے پاس جمع کر لیں اور اس کو سوشل ویلفیئر ڈیپارٹمنٹ بھیج دیں گے

محترمہ نجمہ شاہین: یہ اس سے پہلے جا چکا ہے، اس وقت منسٹر ہماری یہ مہر تاج ہوتی تھیں، ان کے پاس دو دفعہ یہ کوئسچن گیا ہے میرا کمیٹی۔۔۔۔

جناب سپیکر: چلیں 'نیکسٹ'، آپ سیکرٹریٹ کے پاس جمع کر دیں اور اس کو سوشل ویلفیئر ڈیپارٹمنٹ بھیج دیں گے۔

محترمہ نجمہ شاہین: ٹھیک ہے، اوکے۔

جناب سپیکر: 'نیکسٹ 3768' میڈم راشدہ رفعت صاحبہ۔

* 3768 _ محترمہ راشدہ رفعت: کیا وزیر صحت ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ حیات آباد میڈیکل کمپلیکس میں مریضوں کی سہولت کیلئے بنائی گئی لفٹ چالو حالت میں ہے، اگر نہیں تو وجوہات فراہم کی جائیں؟

جناب شہرام خان {سینیئر وزیر (صحت)}: اس سلسلے میں عرض ہے کہ حیات آباد میڈیکل کمپلیکس سی آر سی کارڈیالوجی کا لفٹ چالو حالت میں ہے جبکہ دوسری لفٹ کی پروکیورمنٹ بھی پراسیس میں ہے۔

محترمہ راشدہ رفعت: شکریہ، سپیکر صاحب۔ جناب سپیکر! یہ میں کافی عرصہ پہلے یہ سوال جمع کرایا تھا اور اصل میں اب مجھے نہیں پتہ لفٹ کی کیا کیفیت ہے، کیا حالت ہے لیکن بہت حساس شعبہ ہے کارڈیالوجی کا اور اس میں لفٹ بند ہوتا ہے، ایک لفٹ کو کہتے ہیں کہ ہاں یہ چل رہا ہے اور وہ بھی مریضوں کیلئے نہیں ہوتی، کہتے ہیں کہ کوئی ویل چیئر والا مریض آئے گا تو اس کیلئے ہو گی یا انتہائی کوئی خراب جس کی کیفیت ہو، اب یہ شاید ایک سال ہوا یا نہیں ہوا آٹھ نو مہینے تو اس کو ہو گئے ہیں، اب مجھے نہیں پتہ کہ اس کی کیا کیفیت ہے لیکن وہ ان مریضوں کے استعمال میں نہیں ہے، اس لئے وہ۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی شہرام خان!

سینیئر وزیر (صحت): سپیکر صاحب! ایم پی اے صاحب کے سوال کا جواب تو انہوں نے دیا ہے بہر حال ان کی تسلی کیلئے کل ہم ان شاء اللہ ہاسپٹل سے پھر بھی Reconfirm کر کے، تو ان کا جو Concern ہے کہ سارے Patients کیلئے کارڈیالوجی کیلئے اس کو Use کیا جائے، بالکل ان کی بات صحیح ہے اور Patients کیلئے ہی ہسپتالوں میں لفٹ لگایا جاتے ہیں، اس پہ کوئی پابندی نہیں ہونی چاہیے، بہر حال وہ چیک کر کے ان کو واپس ہم کل اپ ڈیٹ بھی کر دیں گے ان شاء اللہ، کوئی وہ نہیں ہو گی۔

جناب سپیکر: جی راجہ فیصل صاحب، راجہ فیصل۔

راجہ فیصل زمان: سر! میں نے جتنے جواب دیکھیں ہیں، کل اور آج ہی ہو رہے ہیں، اسمبلی میں اگر کوئسچن آتا ہے تو اس پہ تیار ہونا چاہیے اور میں منسٹر صاحب سے ریکویسٹ کروں گا، وہ Young آدمی ہیں، ان کو اس کوئسچن آنے سے پہلے ایم پی ایز کے ساتھ رابطہ کرنا چاہیے، ایم پی ایز جو چیز لاتے ہیں، اس کی ایک Importance ہوتی ہے، ٹھیک ہے کوئسچنز آ اور بھی گزر جائے گا لیکن یہ بڑا اہم محکمہ ہے، ہر ڈسٹرکٹ میں مسائل ہیں سر! یہ نہیں کہ ہم نے سمری موو کر دی ہے، وزیر اعلیٰ صاحب ان شاء اللہ یہ کر دیں گے اور وہ کر دیں

گے۔ سر! ہمیں عملاً جو نظر آئے گا، ہم وہ مانیں گے، ہم بریک میں بیٹھ جاتے ہیں، تھوڑی دیر بعد بیٹھ جاتے ہیں، سر! اس طرح تو سسٹم نہیں چلتا سر، میں اپنے بھائی سے صرف یہ ریکویسٹ کروں گا، اس کیلئے کم از کم ایک اتنا بڑا ڈیپارٹمنٹ ہے، ٹوٹل چھ سوال ہیں، کسی ایک ڈائریکٹر کی ڈیوٹی لگ جائے کہ آپ ان کنسرنڈ ایم پی ایز سے رابطہ کریں، ان کے کیا مسائل ہیں، آپ ان مسائل کو ایک ہفتے کے اندر حل کر کے مجھے بتائیں، یہ آپ نے اگلے دن ہی جاکر موقع پر حل کرنا۔۔۔۔

جناب سپیکر: اچھی تجویز ہے، راجہ صاحب کی اچھی تجویز ہے جی۔

سینیئر وزیر (صحت): بالکل اچھی تجویز ہے، سیکرٹری صاحب بیٹھے ہوئے ہیں، میں ابھی سے ہی ڈیپارٹمنٹ کو کہتا ہوں کہ فیوچر کیلئے ایسا ہی کرے کہ کنسرنڈ ایم پی اے کو کوسچن لانے سے پہلے ان سے ڈسکشن ضرور کرے تاکہ Clarity ہو کیونکہ ایم پی اے کا کنسرن ہمارے لئے ایک انفارمیشن ہوتا ہے اور ہمیں مدد دیتا ہے تو اس کو ہم آنر بھی کرتے ہیں، سپورٹ بھی کرتے ہیں اور ان کے کنسرن کو ایڈریس کرنے کی ہم ہر ممکن کوشش کرتے بھی ہیں اور کرتے بھی رہیں گے ان شاء اللہ، تجویز اچھی اور ایسے ہی ہو گا ان شاء اللہ۔

غیر نشاندار سوالات اور ان کے جوابات

2847 _ مولانا مفتی فضل غفور: کیا وزیر صحت از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ مالی سال 12-2011 کے دوران Skill Development Program کے تحت نرسنگ، Doctor of Physiotherapy کیلئے سکالرشپ کی مد میں 700 ملین کی ایک خطیر رقم رکھی گئی تھی؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ اس سکیم سے مستفید ہونے والی تین یونیورسٹیاں، کے ایم یو، شفاء یونیورسٹی اسلام آباد، آغا خان یونیورسٹی کراچی کے مستحق طلباء کو رہائش، ذاتی اخراجات، اور ٹیوشن فیس کی مد میں پوری شفافیت کے ساتھ بروقت ادائیگی کی گئی ہے؛

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو کس یونیورسٹی کے کون کونسے طلباء کو کتنی کتنی رقم دی گئی ہے، ہر طالبعلم کا نام، پتہ، ملنے والی رقم اور مد سمیت تمام تفصیلات فراہم کریں؟

<u>جناب شہرام خان سینیئر وزیر (صحت)</u>: (الف) جی ہاں، مذکورہ سال کے دوران Skill Development Program کے تحت نرسنگ Doctor of Physiotherapy کیلئے سکالرشپ کی مد میں 701 ملین کی رقم مختص کی گئی تھی۔

(ب) جی ہاں۔

(ج) اس سلسلے میں عرض ہے کہ سکل ڈیویلپمنٹ پروگرام کے تحت طلباء وطالبات کو وظائف، ٹیوشن فیس اور دیگر اخراجات متعلقہ اداروں کو براہ راست ادا کی جاتی ہے، سکل ڈیویلپمنٹ پروگرام کے تحت یونیورسٹی وائز ملنے والی رقم کی تفصیل بمعہ کیٹیگری وائز طلباء وطالبات کی تعداد اور ان کے نام، ڈومیسائل اور پتہ ضمیمہ الف اور ب میں درج تفصیلات ایوان کو فراہم کی گئی ہیں۔

3531 _ <u>مولانا مفتی فضل غفور</u>: کیا وزیر داخلہ ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ ضلع مردان بونیر براستہ میاں خان کاٹلنگ بین الاضلاعی اہم اور مصروف شاہراہ ہے؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ روڈ میں میاں خان اور کنگر گلی کے درمیان غیر محفوظ پہاڑی سلسلہ ہے، جس پر آئے روز رہزنی کی وارداتیں رونما ہوتی ہیں؛

(ج) آیا یہ بھی درست ہے کہ اس اہم شاہراہ کو پرامن بنانے کیلئے پہاڑی میں شہیدہ کے مقام پر پولیس چوکی تجویز ہوئی جس کی کاغذی کارروائی مکمل ہوچکی ہے؛

(د) اگر (الف) تا (ج) کے جوابات اثبات میں ہوں تو مذکورہ سڑک کو پرامن اور محفوظ بنانے کیلئے حکومت کب تک پولیس چوکی بنانے کا ارادہ رکھتی ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

<u>جناب پرویز خٹک (وزیراعلیٰ)</u>: (الف) ہاں، یہ درست ہے۔

(ب) جی ہاں، یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ روڈ پر میاں خان اور کنگر گلی کے درمیان پہاڑی سلسلہ ہے، اس شاہراہ پر 2016 تک رہزنی کے کل پانچ مقدمات (2011 میں 01، 2013 میں 02، 2014 میں 01 اور 2016 میں بھی 01) رجسٹرڈ ہوئے ہیں، اسلئے رات کے وقت گاڑیوں کو قافلے کی شکل میں جمع کرکے مقامی پولیس کی زیر نگرانی ضلع بونیر کی حدود تک بحفاظت پہنچایا جاتا ہے اور اسی طرح بونیر سے آنے والی گاڑیوں کیلئے

بھی یہی طریقہ کار ہے، تاہم مقامی پولیس کو سختی سے ہدایت جاری کی گئی ہے کہ اس قسم کے واقعات کی روک تھام کیلئے تمام تر وسائل بروئے کار لائے جائیں۔

(ج) جی ہاں، یہ بھی درست ہے کہ اس اہم شاہراہ کو پرامن بنانے کیلئے پہاڑی سلسلہ میں شہیدہ کے مقام پر پولیس چوکی کی تجویز ہوئی ہے لیکن اس کی کاغذی کارروائی ابھی زیر تکمیل ہے کیونکہ اس سلسلہ میں دفتر ڈی سی مردان نے ڈی پی او مردان کو زیر تخمینہ خرچہ مبلغ 1,59,795 روپے (جو کہ زمین کے مالک کو ادا کرنے ہیں) کے متعلق مورخہ 04-09-2014 تحریری چٹھی بھیجی ہے۔ مذکورہ چٹھی کی بابت مورخہ 04-11-15 کو دفتر پروگرام آفیسر (PCU) پروجیکٹ کوآرڈینیشن یونٹ پشاور کو مذکورہ رقم مہیا کرنے کیلئے تحریر کیا گیا۔ PCU پشاور سے مورخہ 23-11-2015 کو جواب آیا کہ مذکورہ چوکی کیلئے درکار رقم 2015-16 کی بجٹ میں موجود نہیں ہے لہذا فی الحال مذکورہ رقم مہیا نہیں کی جاسکتی۔ تاہم محکمہ پولیس نے مذکورہ چوکی کیلئے مختص شدہ زمین پر بہ امداد ڈی سی مردان قبضہ میں لی ہے اور ڈائریکٹر PCU کو مطلوبہ چوکی کی تعمیر کیلئے رپورٹ دی ہے۔

(د) مطلوبہ تفصیل (ج) میں بیان کی گئی ہے۔

اراکین کی رخصت

<u>جناب سپیکر</u>: شکریہ جی۔ میں آج اس موقع کے جتنے بھی ہمارے ایم پی ایز صاحبان حج کیلئے گئے تھے، میں سب کو مبارک باد دیتا ہوں۔ یہ چھٹی کی درخواستیں ہیں: الحاج صالح محمد صاحب؛ سردار فرید صاحب؛ شکیل احمد صاحب؛ سردار اورنگزیب نلوٹھا؛ میڈم نادیہ شیر؛ حاجی قلندر صاحب؛ ابرار حسین؛ جمشید خان؛ فضل حکیم خان؛ محب اللہ خان؛ ملک شاد محمد؛ سردار ظہور؛ میڈم خاتون بی بی؛ میاں ضیاء الرحمان؛ میڈم یاسمین پیر محمد؛ مشتاق احمد غنی؛ منظور ہیں جی؟

(تحریک منظور کی گئی)

تحاریک التواء

<u>جناب سپیکر</u>: آئٹم نمبر 6، منسٹر فخر اعظم وزیر، مسٹر فخر اعظم وزیر۔

<u>جناب فخر اعظم وزیر</u>: جی سر۔ جناب سپیکر صاحب! بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ ایوان کی کارروائی روک کر اس اہم قومی مسئلے پر بحث کی اجازت دی جائے جو کہ اٹھارہویں ترمیم بل پاس ہونے کے بعد جس میں

صوبے کے مختلف آئینی اختیارات دیئے گئے ہیں اور انہی اختیارات کے خلاف ایک سازش ہو رہی ہے جس کی طرف اشارہ سینٹ کے چیئر مین جناب رضا ربانی اور عوامی نیشنل پارٹی کے لیڈر اسفندیار ولی خان نے کیا ہے۔ اگر یہ سازش کامیاب ہو گئی تو صوبوں کے اختیارات واپس مرکز کو چلے جائیں گے جس سے وفاق کو اتنے شدید خطرات ہو سکتے ہیں کہ جس سے وفاق کے ٹوٹنے کا خطرہ بھی ہو سکتا ہے، اسلئے میری درخواست ہے کہ ایوان کی کارروائی روک کر اس پر تفصیلی بحث کی جائے۔

جناب سپیکر: لاء منسٹر پلیز، لاء منسٹر اس کے اوپر جواب دیں گے، آپ بیٹھ جائیں۔ لاء منسٹر پلیز۔

جناب امتیاز شاہد (وزیر قانون): بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ میں معزز رکن اسمبلی کی تحریک التواء کو اس کنڈیشن پر سپورٹ کرتا ہوں کہ میری تجویز ہو گی کہ متفقہ طور پر یہ اسمبلی وفاقی حکومت کو سفارش کرے اور ایک قرارداد پیش کی جائے جس پر متفقہ طور پر تمام پارٹیوں کے لیڈران اس میں حصہ لیں اور اس قرارداد کو سائن کریں اور وفاقی حکومت کو بھیجیں تو میری یہ سپورٹ ہے اور تجویز بھی ہے، میری امید ہے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی ایک منٹ، محمد علی شاہ باچا! یہ اہم ٹاپک ہے، چاہتے ہیں کہ اس پر، اپنی سیٹ پر چلے جائیں، اس کے بعد راجہ صاحب آپ بات کریں۔

سید محمد علی شاہ: سپیکر صاحب! دیکښې خو مخکښې هم فخر اعظم خان پوره په تفصیلی دې باندې بحث هم شوے وو۔

جناب سپیکر: دا هغه نه دے ، یہ وہی نہیں ہے۔

سید محمد علی شاہ: نه نه، هم هغه سره Related دغه دے ، کمیټی۔۔۔۔۔

جناب فخر اعظم وزیر: سر! اس کو آن کر دیں سر۔

جناب سپیکر: جی۔

جناب فخر اعظم وزیر: سر، وہ چیز جو تھی وہ رول آف بزنس کے متعلق تھی. Just a minute, Sir

Mr. Speaker: Fakhr e Azam Sahib, please explain it

جناب فخر اعظم وزیر: سر! آرٹیکل 129 جو تھا وہ رول آف بزنس کے متعلق تھا، یہ جو سر! صرف اٹھارہویں ترمیم کا جو ہے کیونکہ یہ پچھلے دو تین مہینے پہلے سینیٹر رضا ربانی کا بیان بھی آیا ہے کہ اگر اس کو چھیڑا گیا تو وفاق کو

شدید خطرات ہو سکتے ہیں اور یہ بیان اسفندیار ولی خان نے بھی ایک جلسے میں دیا ہے کہ اگر اٹھارہویں ترمیم کو چھیڑا گیا تو ملک ٹوٹ جائے گا، میرے کہنے کا مطلب یہ ہے کہ مرکز میں ایک سازش ہو رہی ہے، مرکز میں اٹھارہویں ترمیم کے خلاف ایک سازش ہو رہی ہے اور ہم اس سازش کو کامیاب نہیں ہونے دیں گے، اسلئے اس کو بحث کیلئے ایڈمٹ کیا جائے تاکہ اس پر تفصیلی بحث ہو اور تمام اراکین اسمبلی اس میں حصہ لیں تاکہ ہم ایڈوانس میں مرکز کو یہ ایک قسم کا میسج بھیج سکیں کہ وہ اٹھارہویں ترمیم کو نہ چھیڑیں سر۔

جناب سپیکر: جعفر شاہ صاحب۔

جناب جعفر شاہ: تھینک یو، جناب سپیکر! ہم اس کی حمایت کرتے ہیں۔۔۔۔

جناب سپیکر: آپ ایک Written میں وہ لکھ کر مجھے دیں پھر، میڈم، میڈم! قرار داد کیلئے آپ آپس میں بیٹھ جائیں، آپ اس پر ڈیبیٹ کرنا چاہتے ہیں؟ بالکل میں اس کیلئے ٹائم دے دوں گا، پورا وقت دیں اور ایک ریزولیوشن کیلئے آپ Consensus build کریں کہ کیسے ہو۔ میڈم جی۔

محترمہ انیسہ زیب طاہر خیلی (وزیر معدنیات): تھینک یو، مسٹر سپیکر۔ مسٹر سپیکر! یہ میرا خیال ہے ایڈجرنمنٹ موشن کی جو Prerequisite ہے یا کوالیفیکیشن ہے اس پہ یہ پورا نہیں اترتی، یہ بہت اہم موضوع ہے لیکن اس وقت کوئی ایسی سیچویشن نہیں ہے جس سے کوئی ایسا خطرہ ہو کہ اٹھارہویں ترمیم کو کوئی چھیڑا جا رہا ہے، نہ کوئی ایسی موؤ ہے البتہ یہ Assertion چیئرمین سینٹ نے اپنی ایک تقریر میں کیا اور یہی جناب اے این پی کے جو قائد ہیں، اسفندیار ولی خان، انہوں نے بھی کیا، ایک باور کرایا اور ہم سب سمجھتے ہیں کہ اٹھارہویں ترمیم ایک ایسی چیز جس کو چھیڑنا جو ہے وہ اب مناسب نہیں بڑے متفقہ طریقے سے یہ آئی ہے، تو تحریک التواء کی ضرورت نہیں ہے۔ جس طرح کہ لاء منسٹر نے یہ پوائنٹ آؤٹ کیا ہے، میرا خیال ہے اس تحریک التواء کی بجائے ایک ریزولیوشن لا کر وہ دیا جائے تاکہ اس پورے ہاؤس کی ایک منشا جو ہے وہ وفاق تک پہنچے اور ایسا کسی قسم کا اگر کوئی اندیشہ بھی ہے، کسی سازش کا تو وہ بھی، اس کا بھی بروقت قلع قمع ہو سکتا ہے۔

جناب سپیکر: جی راجہ صاحب، پلیز۔

راجہ فیصل زمان: میں میڈم کی بات کو سپورٹ کرتا ہوں سر، ایسی کوئی سازش والی بات نہیں ہے، ہمارے صوبے کو جہاں پہ کوئی نقصان ہو گا، ہم سب اکٹھے ہوں گے، ہم اس فلور پہ ایشورنس دیتے ہیں، اگر کوئی، ایسی

سازش نہیں ہے، اگر کوئی سازش کرے گا ہمارے صوبے کو نقصان پہنچائے گا تو ہم ان سب بھائیوں کے ساتھ اکٹھے کھڑے ہوں گے۔

جناب سپیکر: ایک منٹ فخراعظم، میرے خیال میں پھر اس طرح بہتر ہے کہ ایک اسمبلی متفقہ ریزولیوشن Adopt کرلے تو میری ریکویسٹ یہ ہوگی فخراعظم صاحب! آپ اپنے تمام ساتھیوں کے ساتھ بیٹھ جائیں اور ایک متفقہ ریزولیوشن لیکر آئیں، ٹھیک ہے فخراعظم صاحب!

جناب فخراعظم وزیر: سر! یہ بات ٹھیک ہے، سر! جس طرح آپ بہتر سمجھتے ہیں۔

جناب سپیکر: آپ اس طرح کریں کہ سب کے ساتھ بیٹھ کر ایک ریزولیوشن موو کریں تاکہ اس کو ہم متفقہ طور پر Adopt کریں، پلیز۔

جناب فخراعظم وزیر: ٹھیک ہے سر۔

جناب سپیکر: 'نیکسٹ' آئٹم نمبر 7، کال اٹینشن نوٹس، مسٹر محمد عارف۔

جناب محمد عارف: سر، میری گزارش ہے کہ یہ آج ڈیفر کردیں یہ کال اٹینشن۔

Mr. Speaker: Okay, deferred. Madam Najma Shaheen.

توجہ دلاؤ نوٹس ہا

محترمہ نجمہ شاہین: میں وزیر برائے محکمہ ابتدائی وثانوی تعلیم کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف مبذول کرانا چاہتی ہوں، وہ یہ کہ کوہاٹ میں محکمہ تعلیم نے ایک این جی او جس کا نام "ہمقدم" ہے، پرانے سکولوں کو نیا کرنے کا مشن سونپ رکھاہے، ہمقدم نے کوہاٹ کے مختلف سکولوں کو نیا کرنے کیلئے اجازت لی جس میں سے ایک سکول توغ بالا ہائر سیکنڈری سکول جس کی پرانی بلڈنگ کو گرا کر نئی بلڈنگ بنانا شروع کیا۔ پہلے دن ہی اس کا نقشہ وغیرہ اس علاقے کے مطابق نہیں تھا، چھت ڈالتے ہی دوسرے دن تمام کی تمام چھت اور Pillars زمین بوس ہو گئے اس عمارت کا ڈیزائن اور غیر معیاری تعمیر کی وجہ سے صوبے کے تمام زیر تعمیر سکول غیر محفوظ ہو چکے ہیں۔ براہ مہربانی اس پر خصوصی توجہ دے کر صوبے کے بچوں کو محفوظ کیا جائے۔

جناب سپیکر: شہرام خان، یہ آپ اس کو Respond کریں گے، کون Respond کرے گا اس کو؟ کال اٹینشن، کال اٹینشن، پلیز۔ جی لاء منسٹر، پلیز (شور) محمود، پلیز، اٹینشن، پلیز۔ جی۔

وزیر قانون: جناب سپیکر! محترمہ نجمہ شاہین صاحبہ کا یہ کوئسچن چونکہ کوہاٹ کے حوالے سے ہے اور اس میں شک نہیں ہے کہ یہ سکول بڑے ابتدائی مراحل میں زمین بوس ہوا اور میں نے ڈی سی کوہاٹ کو اس وقت بھی کہا کہ اس کی پراپر انکوائری کریں اور اس میں جو بھی ملوث ہے، اگر ناقص میٹریل استعمال ہوا ہے تو وہ ان کے خلاف کارروائی کریں، تو Already ڈی سی کوہاٹ کے نوٹس میں یہ لیکر آ چکا ہوں، ان شاء اللہ یہ ہمارے نوٹس میں ہے اور ان شاء اللہ اس کو دوبارہ تعمیر بھی کیا جائے گا۔

مسودات قانون کا متعارف کرایا جانا

Mr. Speaker: Next. Item No. 08. Honourable Senior Minister for Health, please.
Mr. Shahram Khan {Senior Minister (Health)}: Thank you, Mr. Speaker. I intend to introduce the Khyber Pakhtunkhwa, Prohibition of Tobacco and Protection of Non Smokers Health Bill, 2016, in the House please.
Mr. Speaker: It stands Introduced. Item No. 09: Honourable Senior Minister for Health, please.
Senior Minister (Health): I intend to introduce the Khyber Pakhtunkhwa, Blood Transfusion Safety Authority Bill, 2016, in the House, please.
Mr. Speaker: It stands introduced. Item No. 10: Minister for Law, please.
Minister for Law: Item No. 09.
Mr. Speaker: Ten, nine is over.
Minister for Law: Okay, Sir. I, on behalf of honourable Chief Minister, move that the Khyber Pakhtunkhwa, Higher Education Academy Research and Training Bill, 2016-----

جناب سپیکر: 'برین' والا۔

Minister for Law: Janab-e-Speaker! I, on behalf of honourable Chief Minister, move to introduce that the Khyber Pakhtunkhwa, Brain Institute Bill, 2016, in the House, please.
Mr. Speaker: It stands introduced.

مسودہ قانون بابت خیبر پختونخوا ہائر ایجوکیشن اکیڈمی آف ریسرچ اینڈ ٹریننگ مجریہ 2016ء کا متعارف کرایا جانا

Mr. Speaker: Item No. 11 and 12: Minister for Law, please. Law Minister, please.

Minister for Law: سوری جی، ما سره ایجنډا کښې دا نشته دے. Mr. Speaker, I beg to introduce the Khyber Pakhtunkhwa Higher Education Academy of Research and Training Bill, 2016, in the House.

Mr. Speaker: Item No. 11 and 12. Consideration.

Minister for Law: Mr. Speaker Sir, I on behalf of the Hon'ble Chief Minister Introduce the Brain Institute Bill, 2016 in the House.

Mr. Speaker: This has already been introduced. Please, eleven item.

مسودہ قانون بابت خیبر پختونخوا ہائر ایجوکیشن اکیڈمی آف ریسرچ اینڈ ٹریننگ مجریہ 2016ء کا زیر غور لایا جانا

Minister for Law: It may be taken into consideration at once.

Mr. Speaker: Okay, the motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa, Higher Education Academy of Research and Training Bill, 2016 may be taken into consideration at once? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. 'Consideration Stage': Since no amendment has been proposed by any honourable Member in Clauses 1 to 4 of the Bill, therefore, the question before the House is that Clauses 1 to 4 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Clauses 1 to 4 stand part of the Bill. Amendment in paragraph (k) of sub-clause (2) of Clause 5.

Madam Aamna Sardar: Mr. Speaker!

Mr. Speaker: Yes, yes, let me, پلیز آپ بیٹھ جائیں نا، مجھے پتہ ہے۔ میڈم آمنہ سردار، پلیز۔

Ms. Aamna Sardar: Thank you, Janab Speaker. I beg to move that in Clause 5, in sub-clause (2), in paragraph (k), after the word

"educationist", the words "preferably from private sector" may be inserted and thereafter the word "and" may be deleted.

Mr. Speaker: The motion before the House is that amendment, moved by the honourable Member, may be adopted? Law Minister! Agreed?

Minister for Law: Agreed, ji.

Mr. Speaker: Agreed. Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The amendment is adopted and stands part of the Bill. Second Amendment: Madam Aamna Sardar.

میڈم آمنہ سردار: شکریہ جناب سپیکر۔

After paragraph (k), the following new paragraph (kk) may be inserted, namely,-

"(KK) a representative of a civil society organization, working for the cause of education or training or research appointed by Government on the recommendation of the Minister for Higher Education, Khyber Pakhtunkhwa; and

Mr. Speaker: The motion before the House is that amendment, moved by the honourable Member, may be adopted? Law Minister! Please comment.

Law Minister: Agreed, Sir.

Mr. Speaker: Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The amendment is adopted and stands part of the Bill. Third Amendment: Madam Aamna Sardar.

Madam Aamna Sardar: Thank you, Janab Speaker. In the existing sub-clause (2) occurring second time, for the words "clause (k) the words "clauses (k) and (kk)" may be substituted.

Mr. Speaker: The motion before the House is that amendment, moved by the honourable Member, may be adopted? Law Minister! Please.

Minister for Law: Agreed, Sir.

Mr. Speaker: Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The amendment is adopted and stands part of the Bill. Madam Aamna Sardar, amendment number, to please move amendment in sub-clause (3) of Clause 6 of the Bill.
Madam Aamna Sardar: I beg to move that in Clause 6, in sub-clause (3), for the word "six", the word "seven" may be substituted, thank you.
Mr. Speaker: Law Minister, please.
Minister for Law: Okay, agreed.
Mr. Speaker: The motion before the House is that the amendment, moved by the honourable Member, may be adopted? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

میاں جمشید صاحب نہیں ہیں کہ وہ اس کی آواز آ جائے۔

ایک رکن: جی۔

Mr. Speaker: ماشاءاللہ Those who are in favor of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Clauses 7 to 18 stand part of the Bill. Long Title and Preamble also stand part of the Bill.

مسودہ قانون بابت خیبر پختونخوا ہائر ایجوکیشن اکیڈمی آف ریسرچ اینڈ ٹریننگ مجریہ 2016ء کا پاس کیا جانا

Mr. Speaker: 'Passage Stage': Minister for Law, please.
Minister for Law: Mr. Speaker Sir, I, on behalf of the honourable Chief Minister, move that the Khyber Pakhtunkhwa, Higher Education Academy of Research and Training Bill, 2016 may be passed.
Mr. Speaker: The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa, Higher Education Academy of Research and Training Bill, 2016 may be passed? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The Bill is passed.

مسودہ قانون بابت خیبر پختونخوا طب اور ہومیوپیتھک ملازمین (تعیناتی) مجریہ 2016ء کا زیر غور لایا جانا

Mr. Speaker: Item No. 13 and 14: Honourable Senior Minister for Health, please.

Mr. Shah Ram Khan Senior Minister (Health): I intend to move that the Khyber Pakhtunkhwa, Tibb and Homeopathic Employees (Appointment) Bill, 2016 may be taken into consideration at once please.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa, Tibb and Homiopathic Employees (Appointment) Bill, 2016 may be taken into consideration at once? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. 'Consideration Stage': First amendment in sub-clause (1) of Clause 1 of the Bill, Mr. Muhammad Ali, Mr. یہ تو بہت کافی ہیں ان میں سے ایک اٹھے تاکہ وہ سب کی نمائندگی کرے۔ جی شاہ حسین، شاہ حسین خان، پلیز۔

جناب شاہ حسین خان: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔

I beg to move that in Clause 1, for sub-clause (1), the following may be substituted namely,-

"(1) This Act may be called the Khyber Pakhtunkhwa Tibb and Homeopathic Employees and other Employees of Health Department (Appointment) Act, 2016."

Mr. Speaker: Shah Ram Khan! Please.

جناب شہرام خان {سینئر وزیر (صحت)}: میری ریکویسٹ ہوگی جی، سارے آنریبل ممبرز سے کہ طب کا جو ہمارا ہومیوپیتھک کا بل ہے، اس کو ایسے ہی رہنے دیا جائے جیسے ہم نے Present کیا ہے اور اس کو Further جو ہے، اس پر پھر ڈسکشن ہوگی ان شاء اللہ، ڈیپارٹمنٹ اس کیلئے اور آگے پلان کرے گا، تو میری ریکویسٹ ہوگی سارے آنریبل ممبرز سے، پلیز۔

جناب سپیکر: جی شاہ حسین صاحب۔

جناب شاہ حسین خان: سر! دا سې د ه جی چې دا دې بنوں کښې خلیفه گل نواز هسپتال کښې یو دیارلس ملازمین دی د گریډ باره چوده او پندره سوله داسې دیارلس څوارلس کسان دی او دا جی د فنانس ډیپارټمنټ نه منظور شوی پوسټونه دی، مونږ خو دلته کښې GAVI ملازمین هم مستقل کړل، مونږ خو د پراجیکټ ملازمین هم مستقل کړل نو د هیلتھ ملازمین د ولې مستقل نکړو چې کسان دیارلس دی، دلته کښې دوئ د ایم ټی آئی دا خبره کوی، نو د ایم ټی آئی خو دا کله زمونږ ایم ټی آئی ډیکلیئر کړی، کله بیا ئے ترینه لرې کړی او د دې بورډ آف گورنر هم لا نه دے جوړ، دا ملازمین به هم دغلته کار کوی د محکمې او د منسټر صاحب او د ډیپارټمنټ د خواهش مطابق، دیارلس ملازمین دی څه دومره غټه خبره نه ده۔۔۔۔

Mr. Speaker: Please respond, Shahram Khan.

جناب شاہ حسین خان: ډیپارټمنټ کښې ټیسټ او انټرویوز هم شوی دی۔

سینیئر وزیر (صحت): ایم پی اے صاحب ته ریکویسټ دے چونکه خبره ئے بالکل ټھیک کړې ده، هغوی چې کوم دے نو ایم ټی آئی ایمپلائیز دی دې وخت کښې څه ایم ټی آئی د پاره رولز ریگولیشنز، پروسیجر Totally different دے Than the Health Department او د هغوی کوم دغه دے، په دې وجه ما دا ریکویسټ او کړو هغه به د ایم ټی آئی قانون د لاندې کتل غواړی چې په کومه طریقه به کیږی؟ بس دا چې کوم بل مونږ پیش کړے دے، دا د As it is پریږدئ او As it is په هغې کښې دغه کوؤ، زما به دا ریکویسټ وی چونکه ایم ټی آئی یو Totally different chapter دے او Different قانون ئے دے او Different procedure ئے دے، رولز ریگولیشنز هر څه ئے بالکل بدل دی۔

جناب فخر اعظم وزیر: جناب سپیکر۔۔۔۔۔

جناب شاہ حسین خان: جناب سپیکر صاحب! دا تقریباً بیس پچیس۔۔۔۔

جناب سپیکر: وہ بھی تھوڑی بات کرلے، وہ بنوں کا ہے۔

جناب شاہ حسین خان: زه یو منټ خبره او کړم بیا د دوئ۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی جی۔

جناب شاہ حسین خان: دا جی بیس پچیس ایم پی ایز دا امنڈمنټ راوستے دے ، دیکښې د مختلفو سیاسی جماعتونو ایم پی ایز پکښې Too much دی او د دې وجه نه ئے کړے دے، هغوی ته دا احساس وی چې دا دیارلس ملازمین دی او د هیلتھ ډیپارټمنټ ملازمین دی۔۔۔۔

جناب سپیکر: نه دیکښې یو کار دے ګوره شاه حسین خان! دا چونکه دا چې کوم خلق ایمپلائز دی، دا چې رولز او قانون کښې کوم څیز پرابلم وی، Legally زه به دا منسټر نه تپوس اوکړم، لاء منسټر! اس کے بارے میں آپ کمنٹس کرلیں، کیا کیا اس میں ہو سکتا ہے؟

میڈم آمنہ سردار: جناب سپیکر! میں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ایک منٹ۔

جناب امتیاز شاہد (وزیر قانون): زما خیال کښې خو سر زما Opinion دا وو چې ما وئیل دې د پاره خو جدا قانون موجود دے جی۔

جناب سپیکر: جی ظفر اعظم صاحب، فخر اعظم صاحب! سوری۔

جناب فخر اعظم وزیر: سر! یہ بات اس طرح ہے کہ اگر آپ دیکھیں تو اس میں بہت سے لوگ امنڈمنٹس لائے ہیں سر اور سر! یہ ان کا حق بھی بنتا ہے کیونکہ یہ 2008 میں یہ پوسٹیں Sanction ہوئی تھیں اور اس کے بعد یہ 2011 میں ان کو ملازمت ملی تھی تو جناب سپیکر صاحب! میں اس امنڈمنٹ میں شاہ حسین صاحب کی حمایت کرتا ہوں کہ ان کو مستقل کیا جائے اور یہ اسلئے اس میں شامل کیا جائے کیونکہ وہ بھی ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ سے تعلق رکھتے ہیں اور اب ان کے ساتھ جتنے بھی ملازمین بھرتی ہوئے تھے، ان کو پہلے سے یعنی کہ مستقل کیا گیا ہے تو اب ان کا حق بنتا ہے کہ ان کو بھی مستقل کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی محمد علی۔

سید محمد علی شاہ: جناب سپیکر! دا لوئي سکیم دے، فنانس ډیپارټمنټ په Through شوی دی او نور چې دوئ سره چې کوم JICA نه شوی وو او GAVI، هغه Permanent شول جی، صرف دا چوده پنده کسان پاتې دی۔

جناب سپیکر: نہ پرابلم یہ ہے کہ آیا Legally یہ ہو سکتا ہے کہ نہیں ہو سکتا؟ مجھے Legal opinion چاہیئے اس کے اوپر۔

سید محمد علی شاہ: Legally ہو سکتا ہے جی۔

جناب سپیکر: Legally اس کی کیا؟ جی جی شہرام صاحب۔

جناب شہرام خان {سینئر وزیر (صحت)}: دا ریکویسټ کومه جی د ایم ټی آئی قانون دے، د ایم ټی آئی قانون د لاندې د هغوی ځان له Laws دی، ځان له رولز دی، ځان له ریګولیشنز دی او د هغې تحت به چې کوم دے نو دا کتل غواړی، چې کوم دے نو د هغ د لاندې کتل غواړی او ریګولیشنز کښې او دغه کښې به ئے اوګورئ چې په کومه طریقه دوئ سره څه Future څنګهDecide کیدې شی، بس دې ایکټ کښې دا نشی کیدې، زما به دا ریکویسټ وی دې هاؤس ته او ټول آنریبل ممبرز ته چې ډیپارټمنټ به اوګوری که Possibility کیدې شی نو څه لار به ورله اوګوری خو But I disagree with this.

جناب سپیکر: جی عظمیٰ، میڈم عظمیٰ۔

محترمہ عظمیٰ خان: تھینک یو سپیکر صاحب۔ سپیکر صاحب! میری اس سے Different amendment ہے، میں جن ایمپلائیز کی Regularization کی بات کر رہی ہوں، وہ ایم ٹی آئی نہیں ہیں، وہ تین ڈرگ انسپکٹرز ہیں، وہ ایم ٹی آئی کے انڈر نہیں ہیں، تو کم از کم ہیلتھ منسٹر صاحب اس کی تو ہمیں ایشورنس دیں، وہ تو ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ کے انڈر ہیں، ایم ٹی آئی کے ساتھ اس کا کوئی تعلق ہی نہیں ہے۔

جناب سپیکر: اچھا، آپ اس طرح کریں، آپ اس طرح کریں کہ اس وقت آپ لوگوں کی Consensus ایک منٹ، مجھے آپ Mediator کے طور پر چھوڑیں نا، مولانا صاحب! اس طرح پوزیشن یہ ہے کہ اس وقت ان کی Consensus نہیں آ رہی ہے تو وہ کمٹمنٹ کر رہا ہے کہ اس کو دیکھیں گے کیونکہ اس کا لیگل جو پروسیجر ہے، یہ

جو باقاعدہ باقی لوگ ہیں، ان کا بل پاس کر دیں، باقی اس میں منسٹر صاحب آپ دیکھ لیں جو Legally اس کے رولز ہو سکتے ہیں، ان کی جہاں بھی ہیلپ ہو سکتی ہے تو Definitely kindly اس کو کر دیں۔ جی محمد علی شاہ باچا۔

سید محمد علی شاہ: منسټر صاحب د دا کمټمنټ اوکړی جی، مولانا صاحب به شی، مونږ به ټول ورسره کښینو یا چوده پنده کسان چې کوم پاتې شو جی، دا کمټمنټ د اوکړی چې مونږ به ورسره میټنګ اوکړو او هغې کښې که فرض کړه څه ګنجائش کیدې شی نو پکار ده چې بیا منسټر صاحب ئے اوکړی۔

جناب سپیکر: ہاں، منسٹر صاحب! یہ تو کر دیں، مولانا صاحب! ایک منٹ آپ بیٹھ جائیں، مولانا صاحب بات کر رہے ہیں۔

مولانا لطف الرحمان (قائد حزب اختلاف): بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ اس حوالے سے تقریباً مجھے کوئی اندازہ ہے کہ کوئی پچیس ممبران نے یہ موو کی ہے کہ ان کو مستقل کیا جائے ان ملازمین کو، جناب سپیکر! اس میں کوئی مسئلہ نہیں ہے اور اگر منسٹر صاحب کو اس میں کوئی مسئلہ نظر آ رہا ہے تو اس حوالے سے ان کے ساتھ بیٹھ کے Negotiation کر کے اس مسئلے کا حل نکالیں اور پھر اس کو مستقل کرنے کیلئے اگر کوئی مسئلہ ہو گا تو ہمارے ایم پی ایز اس کو سمجھتے ہیں، ان کے ساتھ جب ڈسکشن ہو گی تو ایک فیصلہ کن اس پر آ جائیں گے اور پھر اسمبلی میں جو ہے اس کو مستقل کرنے کیلئے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: شہرام خان! مولانا صاحب اور محمد علی شاہ باچا کی ریکویسٹ یہ ہے، ایک منٹ، شہرام خان! آپ سائڈ پر ہو جائیں تھوڑا۔

سینیئر وزیر (صحت): جناب! میں۔۔۔۔

جناب سپیکر: آپ سائڈ پر ہو جائیں پلیز، آپ اس طرح ڈسٹرب نہ کریں۔

سینیئر وزیر (صحت): جس طرح مولانا صاحب نے بات کی ہے، بالکل ہم ان کے ساتھ بیٹھ جائیں گے، ڈسکس کر لیں گے اور قانونی راستہ دیکھ لیں گے کہ جو طریقہ کار ہے، کس طریقے سے آگے ان کے فیوچر کو کیسے کیا

جاسکتا ہے؟.But we also go to follow the rulesاور جو ایم پی اے صاحبہ نے ڈرگ انسپکٹرز کے بارے میں بات کی ہے، اس کو بھی دیکھ کے ڈسکس کرلیں گے کہ کس طریقے سے کیا کیا جاسکتا ہے؟

جناب سپیکر: اوکے، .Agreed، یہ جتنے بھی ایم پی ایز امنڈ منٹس لائے ہیں، آپ ان کے ساتھ میٹنگ کرکے اپنے سیکرٹری صاحب کو بٹھائیں گے اور اس کیلئے لیگل راستہ نکالیں، ٹھیک ہے جی؟

سینیئر وزیر (صحت): ٹھیک ہے جی، تھینک یو جی۔

جناب سپیکر: .Agreed باقی امنڈ منٹس آپ Withdraw کرلیں۔ جی مولانا صاحب۔

قائد حزب اختلاف: یہ جو منسٹر صاحب رولز ریگولیشنز کی یا اس کی بات کر رہے ہیں، میں سمجھتا ہوں کہ اسمبلی ایک ایسا ادارہ ہے کہ جہاں ہم نے ہی رولز بنانے ہیں، ہم نے ہی قانون بنانا ہے، ہم یہ نہیں کہتے کہ ہم اپنے قانون اور اس کے خلاف جارہے ہیں لیکن یہ بھی ان لوگوں کا حق ہے کہ کوئی چار سال پانچ سال پہلے اگر ملازمین آئے ہیں ایک ڈیپارٹمنٹ میں اور ان کو مستقل کرنے کی بات ہو رہی ہے تو یہ تو ویسے بھی حکومت کی ذمہ داری ہوتی ہے کہ ان کو مستقل کیا جائے، اگر دوسرے ملازمین، دوسرے محکموں میں مستقل ہو چکے ہیں تو یہاں بھی کوئی مسئلہ نہیں ہے اور اس پہ یہ نہیں ہے کہ اپوزیشن کی طرف سے ایک بات آئی ہے تو ہم نے اس کی لازماً مخالفت کرنی ہے، تو یہ تو ایک ملازمین کا مسئلہ ہے، ان کے حق کا مسئلہ ہے، ان کے روزگار کا مسئلہ ہے، تو اس پہ حکومت کو بھی چاہئیے کہ اگر اتنے لوگ ایک موؤ کر رہے ہیں، ایک کیس لا رہے ہیں اسمبلی میں تو ان کو چاہئیے کہ اس پر Relaxation ہو اور ان لوگوں کو وہ مستقل ہونے تک۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: شاہرام خان! اس بات پر Agree ہیں، بتادیں جی؟ اسمبلی کے فلور پر جو بات ہو جائے گی تو پھر اس بات کو آپ آنر کریں۔

سینیئر وزیر (صحت): میں تو جی بڑا Clearly کہہ رہا ہوں اور مولانا صاحب نے جس طرح بات کی ہے، میرے Intentions بالکل ایسے نہیں ہیں اور یہ ہاؤس اب سارے ایک دوسرے کو جانتے بھی ہیں، میں نے اس حوالے سے کہا ہی نہیں ہے کہ اپوزیشن لائی ہے تو اسی وجہ سے میں نہ کہہ رہا ہوں، میں بالکل کلیئر ہوں کہ جو ایکٹ ہے اس وقت، اس کو As it is رہنے دیا جائے، باقی جو دو یہ Proposals لائے ہیں، ان کو بیٹھ کر ڈسکس کر سکتے ہیں، لیگل اس کی کیا پروسیجر ہے، کیا طریقہ کار ہے؟ اس کو Adopt کرکے، ان کے سامنے ہی ہوگا

کوئی ڈھکی چھپی بات تو نہیں ہو گی کہ کمرے میں بیٹھ کر، ان کے ساتھ مشورہ کرنے کے بعد ہی اس کو آگے کر سکتے ہیں اس پر، ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ میں جس طرح مولانا صاحب نے کہا، میں نے خود بہت سارے لوگوں کو، اس ہاؤس نے مجھے سپورٹ کیا ہے، میں سب کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ بہت سارے لوگوں کو ہم نے ریگولرائز کیا ہے تو I am not against them but the procedure and rules are different تو Accordingly دیکھ کر اس کو آگے کیا جا سکتا ہے، تو ایک جائز بات ہے، اس پر کوئی Fairness Opinion میری نہیں ہے ان شاء اللہ اور میری کمٹمنٹ ہے کہ اس کو دیکھ لیں گے۔

جناب سپیکر: آپ امنڈمنٹس واپس لے لیں۔ جی شاہ حسین صاحب، شاہ حسین۔

جناب شاہ حسین خان: دا سې ده جي، مولانا صاحب خبره اوکړه، د هغې نه پس ماله خبره جائز نه ده خو دا ده جي چې تاسو دا امنډمنټ مونږ سره پاس کړئ، ديکښې تاسو اووايئ مونږ ته، بيا که څه مسئله وه پکښې نو کښيښنو خبرې به پرې اوکړو چې بيا کښينو نو اوس به کښينو کنه۔

جناب سپیکر: No, no شاہ حسین صاحب! پاس کرنے کے بعد کوئی مسئلہ نہیں ہوتا، میں آپ کو بتاتا ہوں۔

جناب شاہ حسین خان: مسئله پکښې څه نشته دے کنه۔

جناب سپیکر: نہیں نہیں، دیکھیں، ديکښې ليګل۔

جناب شاہ حسین خان: دا دوئ چې د MTI کومه خبره اوکړه جي-----

جناب سپیکر: دیکھیں، اس طرح نہ کریں ناآپ۔

جناب شاہ حسین خان: سپيکر صاحب، د دوئ چې دے، دا دوئ چې د MTI کومه خبره اوکړه، MTI خو هغه دوه مياشتې MTI تيرې کړې، دوه مياشتې وروستو۔

جناب سپیکر: شاہ حسین صاحب، میری بات سنیں، ایک اور کام کرتے ہیں شاہ حسین صاحب! میری-----

جناب شاہ حسین خان: بيا د هغې بورډ آف ګورنر د سره نه دے جوړ۔

جناب سپیکر: آپ میری تجویز سن لیں، میں اس طرح کرتا ہوں شہرام خان! کہ میں اس کمیٹی کو خود چیئر کرلوں گا، جو امنڈمنٹس ہیں، ان کو دیکھیں گے کہ کیا Legal possibilities ہو سکتی ہیں؟ تاکہ ایک راستہ ہو سکتا ہے لیگل، تو اس کو ہم دیکھ لیں گے۔ جی، شہرام خان۔

سینئیر وزیر (صحت): سپیکر صاحب! اگر آپ چیئر کرنا چاہیں، بالکل ٹھیک ہے، آپ کا Right بھی ہے اور یہ ہاؤس آپ کی بات پر اتفاق کرے گا، میری یہ ریکویسٹ ہے کہ یہ جو ایکٹ ہم لائے ہیں، اس کو As It is پاس کر دیں۔ اس کے علاوہ بالکل آپ چیئر کریں، ڈیپارٹمنٹ بیٹھے گا، آپ کے آنریبل ہمارے ایم پی ایز بیٹھیں گے، میں بیٹھوں گا، اس پر ڈسکشن کر لیں گے۔

جناب سپیکر: مولانا صاحب! میں چیئر کر لونگا اس کو۔

سینئیر وزیر (صحت): اور اس پر ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے۔

جناب سپیکر: بس جی، شاہ حسین! آپ امنڈمنٹ واپس کر لیں۔

سینئیر وزیر (صحت): اور اگر آپ کو لگتا ہے تو دوسرا ایکٹ لایا جا سکتا ہے۔

جناب سپیکر: نہیں جی، میں چیئر کرتا ہوں خود، آپ کو میں ریکویسٹ کرتا ہوں، میں چیئر کرتا ہوں خود، میں نے آپ کو ایک کمٹمنٹ دی ہے، ٹھیک ہے جی؟ جی نیٹی صاحب، میں خود چیئر کر لوں گا، میں ان شاء اللہ اس کے حق میں ہوں کہ جو بھی Legal formalities ہو سکتی ہیں، Amendment withdrawn آپ کہہ لیں شاہ حسین، کہہ دیں۔

جناب شاہ حسین خان: واپس ئے اخلم۔

جناب سپیکر: تھینک یو۔ اس کیلئے آپ دس دن کے اندر اندر میری ایک میٹنگ Arrange کر لیں اور سارے ایم پی ایز کو اس میں بلا لیں۔

The motion before the House, sorry, third amendment in paragraph (b) of sub clause, Mr. Muhammad Idrees, Mr. Mahmood Jan, Mufti Said Janan, Uzma Khan. یہی والی آپ کی ہے میڈم عظمیٰ خان! یہی والی آپ کی امنڈمنٹ ہے؟

محترمہ عظمیٰ خان: سر! کلاز 2 میں ہے۔

Mr. Speaker: Since all the amendments have been withdrawn.

مسودہ قانون بابت خیبر پختونخوا طب اور ہومیوپیتھک ملازمین (تعیناتی) مجریہ 2016ء کا پاس کیا جانا

Mr. Speaker: 'Passage Stage': Honourable Senior Minister, please.

Senior Minister (Health): I intend to move that the Khyber Pakhtunkhwa, Tibb and Homeopathic Employees (Appointment) Bill, 2016 may be passed, please.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa, Tibb and Homeopathic Employees (Appointment) Bill, 2016 may be passed? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The Bill is passed.

مسودہ قانون مجریہ 2016ء کا زیر غور لایا جانا
(ٹیوبرکلوزز نوٹیفیکیشن)

Mr. Speaker: Item No 15 and 16: Honourable Senior Minister for Health.

Senior Minister (Health): I intend to move that the Khyber Pakhtunkhwa, Tuberculosis Notification Bill, 2016 may be taken into consideration at once, please.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa, Tuberculosis Notification Bill, 2016 may be taken into consideration at once? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. 'Consideration Stage': Since no amendment has been proposed by any honourable Member in Clauses 1 to 18 of the Bill, therefore, the question before the House is that Clauses 1 to 18 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Clauses 1 to 18 stand part of the Bill. Long Title and Preamble also stand part of the Bill.

مسودہ قانون مجریہ 2016ء کا پاس کیا جانا
(ٹیوبر کلوزز نوٹیفیکیشن)

Mr. Speaker: 'Passage Stage': Honourable Senior Minister, please.

Senior Minister (Health): I intend to move that the Khyber Pakhtunkhwa, Tuberculosis Notification Bill, 2016 may be passed please.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa, Tuberculosis Notification Bill, 2016 may be passed? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The Bill is passed.

مسودہ قانون مجریہ 2016ء کا زیر غور لایا جانا
(فیکلٹی آف پیرامیڈیکل اینڈ الائیڈ ہیلتھ سائنسز)

Mr. Speaker: Item No. 17 and 18, Honourable Minister for Health, please.

Senior Minister (Health): I intend to move that the Khyber Pakhtunkhwa, Faculty of Paramedical and Allied Health Sciences Bill, 2016 may be taken into consideration at once please.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa, Faculty of Paramedical and Allied Health Sciences Bill may be taken into consideration at once? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. 'Consideration Stage': Since no amendment has been proposed by any honourable Member in Clause 1 of the Bill, therefore, the question before the House is that Clause 1 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who against may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Clause 1 stands part of the Bill. Amendment in Clause 2 of the Bill; Madam Meraj Humayun.

محترمہ معراج ہمایون خان: ډیره مهربانی، سپیکرصاحب. دا دویم کښې دا امنډمنټ دا بیا هغه د Gender والا راشی ایشو د ښځې او د سړی، اوس خو صرف سړے یو پوزیشن باندې نشی راتلې، یو پوسټ باندې ښځه هم راتلې شی نو چیئرمین ټهیک لفظ نه دے دا د چئیر پرسن شی، دا ما Propose کړے دے چیئر پرسن، بلکه زه به دا اووایمه چې د نن نه پس چې هر یو بل جوړیږی او هر یو Institution جوړیږی او هر یو د گورنمنټ ډاکیومنټ جوړیږی هغه د پکښې لیکی.

جناب سپیکر: مسٹر شہرام خان پلیز۔

Senior Minister (Health): Agreed.

Mr. Speaker: Agreed. The motion before the House is that amendment, moved by the honourable Member, may be adopted? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The amendment is adopted and stands part of the Bill. Amendment in Clause 2 of the Bill, Meraj Humayun, please.

محترمہ معراج ہمایون خان: تھینک یو سر! دا جی بس یو Grammatical د غه دے ، Language مې صرف دغه کړے دے Institution means institution which is imparting training، په دیکښې 'is' missing وو نو هغه مې اچولے دے۔

جناب سپیکر: شہرام خان، پلیز۔

سینیئر وزیر(صحت): Agreed جی او که دا نورئے اووئیل نو هغې سره هم Agreed یمه چې په یو ځائې شی۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that amendment, moved by the honourable Member, may be adopted? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The amendment is adopted and stands part of the Bill. Clause 3 of the Bill: Since no amendment has been proposed by any honourable Member in Clause 3 of the Bill, therefore, the question before the House is that Clause 3 may stand

part of Bill? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those who are against may say ‘No’.

(The motion was carried)

<u>Mr. Speaker:</u> The ‘Ayes’ have it. Clause 3 stands part of the Bill. Amendment in Clause 4; Madam Meraj Humayun.

<u>محترمہ معراج ہمایون خان:</u> او جی دا بیا هغه دغه سره چیئر پرسن او چیئرمین سره Related دے نو چې کوم ځائې ‘his’ دے په ‘is’ کښې هغې سره ما وئیل چې Oblique her هم شی، ‘her’ به ورسره Add شی۔

<u>سینئیر وزیر(صحت):</u> Agreed جی۔

<u>Mr. Speaker</u>: The motion before the House is that amendment, moved by the honourable Member, may be adopted? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those who are against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

<u>Mr. Speaker:</u> The ‘Ayes’ have it. The amendment is adopted and stands part of the Bill. Amendment in Clause 5 of the Bill.

آپ سب کے ساتھ Agree کرتے ہیں؟

<u>سینئیر وزیر(صحت):</u> جی۔

<u>جناب سپیکر:</u> میں اس طرح بولتا ہوں کہ

Amendment in Clause 5, first amendment, second amendment, paragraph (a) of sub-clause (2) of Clause 5, third amendment in Clause 3 of Clause 5.

<u>محترمہ معراج ہمایون خان:</u> اؤ جی، هغې سره خو به Agree وی۔

<u>جناب سپیکر:</u> ایک منٹ، ایک منٹ، میڈم! میں تھوڑا ساروں کو، آپ سب ایک دفعہ بول دیں نا، Amendment in Clause 6 of the Bill، یہ سارے جو امنڈمنٹس ہیں، آپ ایک دفعہ بول دیں، سارے۔

<u>محترمہ معراج ہمایون خان:</u> دغه کښې چې وو بیا د لینګوج والا خبره ده، The do and think په ځائې ما وئیل Perform a function به زیات ښه وی، زیات ښه ټکی دی د

انګریزئ او نمبر 2 کښې چې دے نو بیا هغه د چیئرمین او د چیرپرسن خبره ده،
In sub-clause the word ‘and’ and چیئرمین به چیئر پرسن شی او نمبر 3 چې دې
the word ‘who’ may be substituted.

Mr. Speaker: All amendments are agreed.

Ms: Meraj Humayun Khan: Agreed.

Mr. Speaker: Agreed. All amendments are adopted. Agreed?

Members: Yes.

Senior Minister (Health): Agreed.

Mr. Speaker: Since no amendment has been proposed by any honourable Member in Clauses 7 to 17 of the Bill, therefore, the question before the House is that Clauses 7 to 17 may stand part of Bill? Those who are favour of it may say ‘Yes’ and those who are against it may say ‘No’.

ساری میں نے بول لیں، ایک ایک کر کے بول، سب Agreed؟

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The‘Ayes’ have it. Clauses 7 to 17 stand part of the Bill.

مسودہ قانون مجریہ 2016ء کا پاس کیا جانا
(فیکلٹی آف پیرامیڈیکل اینڈ الائیڈ ہیلتھ سائنسز)

Mr. Speaker: ‘Passage Stage’: Mr. Shahram Khan Taraki.

Senior Minister (Health): I intend to move that the Khyber Pakhtunkhwa, Faculty of Paramedical and Allied Health Sciences Bill, 2016 may be passed please.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa, Faculty of Paramedical and Allied Health Sciences Bill, with amendment 2016 may be passed? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those who are against may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it. The Bill is passed. Item No. 19, Mr. Iftikhar Ali Mashwani, any other-----

(Interruption)

جناب سپیکر: نہیں جی، ایک منٹ نور سلیم ملک! پلیز آپ رپورٹ Adopt کر لیں، آئٹم نمبر 19-----

(عصر کی اذان)

مجلس قائمہ برائے محکمہ مواصلات و تعمیرات کی رپورٹ کی مدت میں توسیع

Mr. Speaker: Malik Noor Saleem!

Mr. Noor Saleem Malik: Thank you, Mr. Speaker. On behalf of the Chairman, I beg to move under sub-rule (1) of rule 185 of the Provincial Assembly of Khyber Pakhtunkhwa, Procedure and Conduct of Business Rules, 1988 that the time for presentation of the report of the Standing Committee No. 7 on Communication and Works Department, on Question No. 1881, moved by Malik Noor Saleem, MPA, referred on 29th October, 2014 may be extended till date and I may be allowed to present the report, in the House.

Mr. Speaker: The motion before the House is that extension in period may be granted to the honourable Member, to present the report of the Committee? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Extension in period is granted.

مجلس قائمہ برائے محکمہ مواصلات و تعمیرات کی رپورٹ کا پیش کیا جانا

Mr. Speaker: Item No. 20, Mr. Noor Saleem, please.

Mr. Noor Saleem Malik: Thank you, Mr. Speaker. On behalf of the Chairman, I beg to present the report of the Standing Committee No. 7, on Communication and Works Department, in the House.

Mr. Speaker: It stands presented.

مجلس قائمہ برائے محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ کی رپورٹ کا منظور کیا جانا

Mr. Speaker: Item No. 21, Mr. Gul Sahib.

Mr. Gul Sahib Khan: Thank you, Mr. Speaker. I beg to move that the report of the Standing Committee No. 33, on Public Health Engineering may be adopted.

Mr. Speaker: The motion before the House is that report of the Committee may be adopted? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it. Report is adopted. Mr. Gul Sahib, Item No. 22, sorry. Honourable Minister for Finance.

ضلعی حکومتوں کے حوالے سے آڈیٹر جنرل آف پاکستان کی رپورٹوں کا واپس صوبائی حکومت کے حوالے کیا جانا

Mr. Muzafar Said (Minister Finance): Thank you ji. بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ I beg to move the audit reports of Auditor General of Pakistan on Accounts of District Governments of Khyber Pakhtunkhwa for the years 2009-10, 2010-11, 2011-12 and 2012-13 may be referred back to the Provincial Government.

Mr. Speaker: The motion before the House is that audit reports of the Auditor General of Pakistan on Accounts of District Government of Khyber Pakhtunkhwa may be withdrawn? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those who are against may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it. The sitting is adjourned till 03:00 pm afternoon of tomorrow.

(اجلاس بروز منگل مورخہ 27 ستمبر 2016ء بعداز دوپہر تین بجے تک کیلئے ملتوی ہوگیا)